REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-6.

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ 143516

جلد ۳۹

شمارہ ۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبدالحق فضل

نائب :-

قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ممالک غیر کی بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے

فی پرچہ ۱۰۰ء۔

ایک روپیہ دس پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۲ جمادی الثانی ۱۴۱۰ ہجری ۱۱ صلح ۱۳۶۹ ہش ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(دعا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم مصروفیات جشن تشکر کی وجہ سے بہت زیادہ ہیں۔ حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور خصوصی حفاظت نیز مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔

کامیاب دورۂ ناتھ ویلز (یوکے)

مرتبہ :- مکرم مولوی کمال الدین شمس صاحب (مبلغ سلسلہ۔ نومیل لندن)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضور پرنور نے از راہ شفقت محترم سید تنویر احمد صاحب ناظر اشاعت قادیان اور خاکسار حمید الدین شمس کو جماعتی طور پر جلسہ سالانہ (یوکے) میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور یہ جلسہ ایسی بے پناہ کامیابیوں اور برکتوں کے ساتھ اسلام آباد (انگلستان) میں منعقد ہوا کہ جن سے احمدیت کی آنے والی صدیاں بھی متمتع ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

جلسہ یوکے کے بعد خاکسار ۲۸ اگست ۱۹۸۹ء کو لندن سے حیدرآباد تک کی سیٹ OK کروا کر الوداعی سلام و دعا کے لئے جب حضور انور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو کمال شفقت سے فرمایا کہ

"واپس جانے کی اتنی جلدی کیا ہے۔ سیٹ کینسل کروائیں۔ آپ سے اور بھی کام ہیں"

پیار سے آقا کی اپنے ادنیٰ غلام سے یہ محبت، مورت، تاریب ایسی ہے کہ بسا اوقات نفی والدین کی بھی اپنے بچوں کے ساتھ نظر نہیں آتی۔ چنانچہ ارشاد کی تعمیل میں سیٹ کینسل کروالی تو دوسرے ہی روز مکرم نصیر احمد صاحب نمبر پرائیویٹ سیکرٹری نے یہ پیغام دیا کہ حضور انور ۳۱ اگست کو ویلز (WALES) کے علاقہ پر تشریف لے جا رہے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ آپ اور مکرم سید تنویر احمد صاحب حضور انور کے ساتھ شریک سفر ہوں گے حضور کی اس عنایت پر ہم دونوں اس قدر خوش تھے کہ الفاظ ان جذبات خوشی کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہ سراسر خدا کا فضل اور حضور کی شفقت تھی۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

حسب پروگرام ۳۱ اگست کو حضور انور (ایدہ اللہ تعالیٰ) حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور اپنی دو بچیوں کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند دیگر خواتین کے ہمراہ نارتھ ویلز تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضور انور کے ہمراہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید (بطور پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم سید تنویر احمد صاحب (ناظر اشاعت قادیان) مکرم میجر محمود احمد صاحب (چیف سیکیورٹی آفیسر) مکرم ملک اشفاق احمد صاحب (سیکیورٹی آفیسر) مکرم محمود احمد صاحب (ممبر سیکیورٹی سٹاف) مکرم چوہدری محمد نور حسین صاحب (امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ) مکرم غلام سرور صاحب (آف شیخوپورہ) مکرم نسیم ارشد صاحب (لندن)۔ مکرم مبارک احمد صاحب لون (لندن)

اور خاکسار حمید الدین شمس (مربی سلسلہ حیدرآباد) کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۱ اگست کو صبح آٹھ بجے لندن مسجد سے باری کار پہلے روانہ ہوئی۔ اس کار کی ڈرائیونگ مکرم مبارک احمد صاحب لون کر رہے تھے۔ جبکہ مکرم محمود خان صاحب، مکرم سید تنویر احمد صاحب اور خاکسار اس میں ان کے ساتھ سوار تھے۔ اس کار کے ساتھ ایک کشتی کو TOW کرتے ہوئے ہم ویلز سے پچاس میل باہر اس مقررہ مقام پر پہنچ کر ٹھہر گئے جہاں مکرم قاضی ناصر احمد صاحب بھٹی (صدر جماعت علاقہ نارتھ ویلز) اپنے افراد خاندان کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کرنے اور بقیہ سفر میں راہنمائی کی غرض سے موجود تھے۔ وہاں پہنچے ابھی کچھ ہی دیر گذری تھی کہ حضور انور بھی مع قافلہ اس مقام پر پہنچ گئے۔ اب یہ قافلہ پانچ کاروں پر مشتمل ہو گیا۔ یہاں سے روانہ ہو کر ہم سب شام ۴ بجے اپنے مستقر پہنچے۔ جہاں پہلے سے ۳ ٹاپ ڈیزرو کروائے ہوئے تھے۔ ویلز کا علاقہ اپنی خوبصورتی اور قدرتی مناظر میں انگلستان کے اچھے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ علاقے کی صفائی اور خوبصورتی کے علاوہ اس کے مکین بھی صاف دل لگتے ہیں۔ حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیم کے دو وصف ان قوموں نے اختیار کر رکھے ہیں۔ میری مراد سچائی اور صفائی ہے۔ اس صفائی میں ہر چیز کا "خالص ہونا" بھی شامل ہے۔ کہیں کوئی غیر خالص چیز آپ کو نہیں ملے گی۔ حضور انور اس علاقہ کے دورہ کے دوران جہاں بھی تشریف لے گئے ہم نے مشاہدہ کیا کہ سبھی لوگ غیر معمولی محبت کی نظروں سے حضور کی طرف دیکھتے اور آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔

اسی شام حضور انور اپنے غلاموں کے ہمراہ چہل قدمی کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ علاقہ اٹلانٹک سمندر کے ساحل پر واقع ہے۔ اور سیاح دور دور سے اس علاقہ کی سیاحت کے لئے آتے ہیں۔ یکم ستمبر کو حضور انور نے PRESTATYN شہر کے NOVA سنٹر کے ایک ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جسے جماعت نے اس موقعہ کے لئے کرایہ پر حاصل کیا تھا۔ اس موقعہ پر علاقائی ٹیلی وژن کی ایک ٹیم نے خطبہ جمعہ اور نماز کے بعض حصوں کو ٹیلی کاسٹ کرنے کے لئے ویڈیو گرافی کی۔ بعد ازاں اس ٹیم نے مکرم ناصر احمد صاحب بھٹی کے مکان کے عقبی لان میں حضور انور کا تفصیلی انٹرویو بھی ریکارڈ کیا۔ جس میں جماعت کے تعارف، پاکستان میں احمدیت مخالف حالات۔ اور اسلام کے بارہ میں مختلف سوالات پر حضور انور نے بڑے ہی دلنشین پیرائے میں پر معارف روشنی جوابات مرحمت فرمائے۔ (آئندہ مسلسل صفحہ پر)

منیر احمد حافظ آبادی۔ ایم۔ اے نے پرنٹرز پبلشرز نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان۔

۲ ستمبر کو حضور پُرنور مع قافلہ ساحلِ سمندر پر کشتی رانی کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ کشتی پانچ سال قبل ایک دوست نے حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کی تھی۔ اس وقت یہ بعض پہلوؤں سے قابلِ مرمت بھی تھی۔ چنانچہ اس کی مرمت وغیرہ کروانے کے بعد اس سارے عرصہ پانچ سال میں حضور انور کو بمشکل دو بار اس کے استعمال کا موقعہ ملا ہے۔ اس روز بھی جب سمندر پر گئے تو سمندر کی لہریں اتنی تُند و تیز تھیں کہ ہمیں یہ پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔ بعد ازاں حضور انور مع قافلہ اس علاقہ کے بعض دوسرے صحت افزا مقامات پر جہاں جھیلیں، چشمے اور آبشاریں تھیں، تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا ایک خوبصورت پہاڑ پر تناول فرمایا۔ اور پھر وہاں سے مستقر واپس پہنچ کر حضور انور NOVA سنٹر کے اسی ہال میں تشریف لے گئے جہاں گزشتہ روز حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔

اس روز وہاں جماعت کی طرف سے ایک مجلسِ سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں ویلز کے احمدیوں کے علاوہ ۲۵ غیر مسلم دیلش مرد و خواتین نے شرکت کی۔ جو کہ اس علاقہ کے معززین اور نہایت اعلیٰ علمی ذوق رکھنے والی شخصیات تھیں۔ اس تقریب میں شہر کے لارڈ میئر بھی تشریف لائے۔ جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی کرسی پر بٹھایا گیا۔ اس تقریب میں پہلے ڈنر کا پروگرام تھا پھر مجلسِ سوال و جواب کا۔ چنانچہ کھانے کے بعد جب سوال و جواب کی مجلس شروع ہونے کا وقت آیا تو خاکسار کو حضور انور کی اجازت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعدہٗ ایک احمدی دوست نے اس کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔ اور پھر حضور اقدس نے حاضرین کو اُن کے سوالات کے کافی و شافی جوابات مرحمت فرمائے۔ اس موقعہ پر ایک احمدی دوست نے سوال کرنا چاہا۔ لیکن حضور نے فرمایا کہ معززینِ شہر کو یہ موقعہ دیا گیا ہے۔ آپ تو بعد میں بھی سوال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ شاید ہی کوئی غیر مسلم بچا ہو جس نے اس موقعہ پر حضور سے سوالات نہ کئے ہوں۔ ہر ایک نے اس محفل کے چشمہ سے استفادہ کیا۔ اور زہے، ماتھی حق بات کی۔ اور زہے، ماتھی حق بات تک سے متعلق سوالات دریافت کئے گئے۔ اُن وقت ایسا لگ رہا تھا کہ گویا خدا خود حضور کو جواب سکھا رہا ہے۔ میں تو حضور انور کے چہرۂ مبارک کو ہی ایمان اور یقین کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ حضور انور بڑی روانی سے انگریزی زبان میں اُن کے ہر سوال کا جواب دے کر اُن کی تسلی کرواتے رہے۔ آپ کے جوابات ایسے مکمل اور اطمینان بخش تھے کہ سب مہمان سر ہلا ہلا کر اپنی پسندیدگی اور اطمینان کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ مجلس تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اور رات گئے حضور وہاں سے واپس مستقر تشریف لائے۔

اگلے روز یعنی ۳ ستمبر کو حضور ایک بار پھر مع قافلہ ساحلِ سمندر پر تشریف لے گئے۔ تاکہ اگر سمندر پُرسکون ہو تو کشتی رانی کی جا سکے۔ سو الحمد للہ کہ اس روز سمندر رف نہیں تھا۔ تاہم ساحلِ سمندر پر ورود سے پہلے حضور راستہ میں، ایک احمدی دوست کی درخواست پر اُن کی نئی دُکان پر رُکے اور اُن کے کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی۔

بعد ازاں جب ساحلِ سمندر پر پہنچے تو مزاجِ سمندر بخیر ہونے کی وجہ سے ہمیں کچھ دیر کشتی رانی اور سمندر کی سیر سے محظوظ ہونے کا موقعہ مل گیا۔ دوپہر کا کھانا بھی ساحلِ سمندر پر ہی تناول کیا گیا جس کے بعد حضور انور تو بذریعہ قافلہ لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ لیکن ہم "پانچویں کار والے" دیر تک وہیں سمندر کی سیر اور کشتی رانی کرتے رہے۔ واپسی کے سفر میں حضور انور راستہ میں ایک جگہ ایک احمدی دوست کی درخواست پر اُن کے گھر کچھ دیر کے لئے رُکے، اور وہاں نمازِ ظہر و عصر ادا کر کے بقیہ سفر کی تکمیل کرتے ہوئے رات ساڑھے آٹھ بجے بخیر و عافیت مسجد فضل لندن پہنچ گئے۔

اس دورہ کے دوران خاکسار نے بنظرِ غائر اس امر کا مشاہدہ کیا کہ حضور انور جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں وہاں تبلیغی اور تربیتی نقطۂ نظر سے سب مجلسیں خوش جاتی ہیں اور حضور کے شب و روز اس طرح نہایت درجہ مصروف گزرتے ہیں کہ گویا آپ الہام "اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ" سے پوری شان کے ساتھ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ دیکھ کر تو انسان کو اور بھی زیادہ حیرت ہوتی ہے کہ حضور کی کار [illegible] مشتمل فائلوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے۔ اور دورانِ سفر بھی حضور ان فائلوں کو ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور کے ہر ہر دورے کو بے شمار کامیابیوں سے نوازے۔ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور ان کے نہایت دُور رس نتائج مترتب فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ آمین

وقفِ جدید کے مالی سال کا اختتام

احباب اپنے وعدہ جات کی صد فیصد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۸۹ء کو ختم ہو چکا ہے۔ اور یہ سال صد سالہ جشنِ تشکر کے بھی اختتام کا سال ہے۔ لہٰذا آپ تمام احباب (مرد و زن و بچوں) سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے چندہ جات وقفِ جدید کا جائزہ لیں۔ کہ کیا آپ اپنے وعدہ جات کے مطابق ادائیگی فرما چکے ہیں؟ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے جلد پورا کر کے ایفائے عہد کی مومنانہ شان کا ثبوت دیں۔ تاکہ صد فیصد ادائیگی کرنے والے احباب کے اسمائے گرامی بغرضِ دعا آپ کے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے جا سکیں۔ جملہ عہدیداران مالی اور صدر صاحبان و اُمرائے کرام بھی اس طرف خصوصی توجہ دے کر ممنون فرمائیں کہ آپ کی جماعت کا کوئی بھی فرد اپنے چندہ وقفِ جدید کا بقایا دار نہ رہ جائے۔ یہ وقت اپنے گھروں کو برکتوں سے بھر لینے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ اُن لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتریں گے۔"

(پیغام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ ۵ جنوری ۱۹۵۷ء)

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

صوبائی ناظمین انصار اللہ بھارت برائے سال ۱۹۹۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتفصیلِ ذیل صوبائی ناظمین و نائب ناظمین انصار اللہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ عہدیداران و اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے گزارش ہے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

آندھرا مکرم سید عمر بشیر الدین صاحب حیدرآباد ناظم
مکرم سید مہر دین صاحب سکندرآباد۔ نائب ناظم
مکرم محمد منصور احمد صاحب حیدرآباد نائب ناظم عمومی

کرناٹک:-
مکرم محمد صبغت اللہ صاحب بنگلور — ناظم
مکرم سید محمد زکریا صاحب آنو یادگیر — نائب ناظم

کیرلہ:- مکرم ماسٹر کنہی احمد صاحب پینگاڈی۔ ناظم

تامل ناڈو:- مکرم احمد صاحب درّاس۔ ناظم

یو۔پی:-
مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل۔ ناظم

بنگال:-
مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے کلکتہ۔ ناظم

اُڑیسہ:-
مکرم شیخ ابراہیم صاحب کیرنگ۔ ناظم

کشمیر:-
مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ناصر آباد۔ ناظم
مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب یاڑی پورہ۔ نائب ناظم

پونچھ:-
مکرم چوہدری شمس الدین صاحب پونچھ۔ ناظم

خطبہ جمعۃ المبارک

ایک بہت ہی بزرگ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کو نوائے شام میں ظالمانہ طور پر شہید کر دیا گیا

ان کی شہادت سے چند دن پہلے مجھے ان کا خط موصول ہوا اس میں انہوں نے کہا کہ میرا بھائی شہید ہوا

مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے نتیجے میں ڈرنے نہیں۔ میرے دل میں جذبۂ شہادت

پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے انہوں نے میرا ایک بھائی شہید کیا ہے مگر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری ساری

اولاد بھی اس راہ میں شہید ہوتی چلی جائے تو مجھے اس کا کوئی دکھ نہیں ہوگا۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ر ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام بیت الحمد ڈوسبرگ

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ مورخہ
ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

احمدیت گزشتہ ایک لمبے عرصے سے جس غیر معمولی ابتلاء میں سے گزر رہی ہے یہ ابتلاء کا دور ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور تاریخ ساز ہے اور تمام مذاہب کی تاریخ جو مختلف کتب مقدسہ میں پڑھا کرتے تھے اور جن کا ایک بہت ہی عمدہ ریکارڈ قرآن کریم نے محفوظ فرما دیا ہے یکجائی صورت میں تمام بنی نوع انسان کی مذہبی تاریخ کے اہم نکات کو اکٹھا کر دیا۔ اس کے مطالعہ کے وقت ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک کی سب تاریخ کے اہم نکات سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور بار بار اس ابتلاء کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے دیکھے اور اس زاویئے سے رونما ہوتے دیکھے جس زاویئے سے گزشتہ زمانوں میں انبیاء کی جماعتوں دیکھا کرتی تھیں اس زاویئے سے نہیں جس زاویئے سے انبیاء کے دشمن اس تاریخ کے خاص دور کا حملہ کیا کرتے تھے

پس وہ ہی دائرے ہیں جن میں ذہنی تاریخ مختلف وقتوں میں مختلف صورت میں رونما ہوتی رہی ہے ایک صداقت کا دائرہ جو اکرہ آواز سے شروع ہوتا تھا کہ

میں خدا کی طرف سے ہوں

اور خدا نے مجھے بنی نوع انسان کے لئے یا بنی نوع انسان کے ایک حصے کے لئے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح پانی میں آپ ایک پتھر پھینکیں تو اس سے دائرے کی شکل میں لہریں بھی شروع ہو جاتی ہیں اور وہ لہریں پھیلتی چلی جاتی ہیں اسی طرح جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انسان ایک دعویٰ کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ایک نمائندہ بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی جھیل میں بیٹھے ہوئے پر کسی قسم کی کوئی لہر دکھائی نہیں دیتی تھی ایک پتھر پھینک دیا گیا ہے اور اس پتھر کے نتیجے میں چاروں طرف لہروں کا تموج پھیلتا ہوا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس تموج کے ساتھ ساتھ وہ آواز بھی پھیلنے لگتی ہے اور اس آواز کی پہنچ کے دائرے وسیع تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جہاں تک کہ پرانے ہم اور کثرت سے اس پانی کی جھیل کے اوپر بیٹھے ہوئے ہر سمت دیکھتے ہیں اور وہ پتھر خالفانہ لہریں پیدا کرنے والے پتھر ہوا کرتے ہیں اور اس گزشتہ کے ساتھ ان کی بوچھاڑ ہوتی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہلی لہر یا پہلی لہروں کا تموج کلیتہً ختم ہو گیا ہے کی بارش کی طرح جاری کردہ لہروں میں ڈوب جائے گا۔ اور صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔ یہ وہ عام تاریخ کا نمونہ ہے جسے میں تاریخ ساز دور کہتا ہوں۔ اور جس میں سے اب ہم گزر رہے ہیں۔

اور جب آپ وسیع نظر سے اپنے اس کو دیکھیں گے تو یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ ہمیشہ وہ پہلا پتھر جس نے لہروں کا ایک آغاز کیا تھا، باوجود اس کے کہ اس کی خالفانہ اٹھنے والی لہریں اس سے بہت زیادہ تموج میں شدید ہوا کرتی تھیں۔ باوجود اس کے کہ ایک چھوٹے سے پتھر کی پیدا کردہ لہر کے مقابل پر دس عظیم ہوتا ہے کہ چٹانیں اس پانی پر برسنے لگی ہیں اور مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو چکا ہے۔ لیکن حیرت کے ساتھ آپ ہمیشہ یہ بات مشاہدہ کریں گے کہ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ تموج کی شدید لہریں جو خدا کے نام پر جاری شدہ آواز کے مقابل پر پیدا ہوتی تھیں وہ مٹنے لگتی ہیں اور وہ کمزور سی آواز جو ایک ہلکی سے خوشنما لہر کی صورت میں اٹھی تھی وہ دن بدن طاقتور ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کی لہروں میں مزید توانائی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑے سے بڑے طوفانی تموج پر بھی غالب آجاتی ہے لیکن یہ بعد میں ہونے والی باتیں ہیں اور جو بہت دور کی بات ہے زمانے میں مڑ کر دیکھتا ہے تو اثبات کا مشاہدہ کرتا ہے اور تمام مذاہب کی آغاز کی تاریخ اور آغاز کے بعد رونما ہونے والے واقعات اور ان واقعات کے بعد کی پھر یہی تاریخ بالکل اسی مضمون کو دہراتی چلی جاتی ہے جو میں نے آج ایک تمثیل کی صورت میں آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔

جس زمانہ میں اس جدوجہد کا آغاز ہوتا ہے اس زمانے

ہیں، کوئی انسان یہ کہہ نہیں سکتا کہ یہ باریک کمزور سی لہر جو پتھر کے نیچے سے پیدا ہوئی تھی یہ کسی طرح بھی طوفانی مخالفانہ لہروں کے اوپر غالب آجائے گی۔ چنانچہ آپ کسی بھی مذہب کے آغاز میں جاکر دیکھیں اور کسی مذہب کے اندر پیدا ہونے والی نئی اصلاحی تحریکات کا جائزہ لیں ہمیشہ آپ کو بلا استثناء یہی بات دکھائی دے گی کہ جس تموج کے دور کا میں ذکر کر رہا ہوں یعنی آغاز کا دور اس میں آپ کی عقل یہی نتیجہ نکالے گی کہ مخالفانہ لہریں بہت زیادہ ہیں بہت شدید ہیں، بہت قوی ہیں اور اس شدت اور جوش کے ساتھ یہ پہلی آواز کو دبانے کے لئے اٹھ رہی ہیں کہ پہلی آواز کی بقاء کا کوئی سوال باقی نہیں لیکن بلا استثناء ہر دفعہ یہ فتویٰ جھوٹا نکلتا ہے، بلا استثناء ہر دفعہ تاریخ آخر یہی گواہی دینے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ خدا کی طرف سے اٹھنے والی آواز لازماً غالب آتی ہے اور اس کی قوت وقت کے گذرنے کے ساتھ مٹنے کی بجائے اور زیادہ مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور زیادہ بلند ہوتی چلی جاتی ہے، اور زیادہ شدید ہوتی چلی جاتی ہے جب کہ دنیا کا دستور یہ ہے کہ جب لہریں اٹھتی ہیں تو وقت کے گذرنے کے ساتھ وہ کمزور پڑتی چلی جاتی ہیں پس یہ پیمانہ ہے الٰہی طاقت سے اٹھنے والی لہروں کی، اور دوسری یعنی وقت کے ساتھ مٹ جانا یہ پیمان ہے مخالفانہ لہروں کی نوعیت کی۔ آپ ان کی نوعیت سے آپ پہچان سکتے ہیں۔

پس اسلام کی تاریخ پر بھی ان حالات کو چسپاں کر کے دیکھیں حضرت مسیح کی تاریخ پر مسیحیت کی تاریخ پر ان حالات کو چسپاں کر کے دیکھیں بلا استثناء آپ کو یہی نقشہ ابھرتا دکھائی دے گا پھر بعض نقوش مٹتے دکھائی دیں گے اور بعض نقوش ابھرتے دکھائی دیں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب آج سے تقریباً ۷۰ سال پہلے یہ اعلان فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں تو اس ایک آواز کے مقابل پر اس قدر شدید مخالفت کی لہریں اٹھیں کہ بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس آواز کو قادیان کے دائرہ سے باہر نکلنے نہ دیا جائے گا۔ اور اس کا گلا اسی گھر میں گھونٹ دیا جائے گا جس گھر سے یہ آواز اٹھی تھی۔ یہ تاریخ کی پہلی گواہی تھی۔ لیکن اس کے برعکس خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ اور فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں نے تجھے ایک پیغام عطا کیا ہے، میں ہی اس کے پھیلانے کا ذمہ دار ہوں۔ اور میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

آج سے سو برس پہلے جن حالات کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں یہ دعویٰ کی بڑ معلوم ہوتی تھی کوئی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اتنی شدید مخالفت کے باوجود اس آواز کو کسی قسم کی بقاء نصیب ہو۔ کجا یہ کہ یہ مخالفانہ آوازوں پر غالب آنا شروع ہو جائے۔

اس پہلو سے جب آپ احمدیت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو کسی اور صداقت کے پیمانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ اپنی ذات میں اتنا یقینی سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے والا پیمانہ ہے کہ جو نتیجہ یہ پیمانہ نکالتا ہے وہ کبھی جھوٹا نہیں نکلتا۔ کیونکہ ساری دنیا کی،

ہر مذہب کی تاریخ اسی پیمانے پر جانچی جا سکتی ہے۔

اور سچ اور جھوٹ کی تمیز اسی طرح ہو سکتی ہے۔ اب دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر کون کون سی آوازیں تھیں اس بات کو یاد رکھیں اور ہمیشہ اس کو یاد رکھیں تاکہ آپ کو اپنے مخالفت کے دور کے وقت کسی قسم کی مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے، اپنے ماضی پر نگاہ کریں۔ خدا کے اس سلوک کو پیش نظر رکھیں جو اس نے ہمیشہ جماعت احمدیہ سے کیا اور پھر اس سے طاقت حاصل کر کے اپنے اعتماد کے دور کو اپنے لئے آسان بنانے کی کوشش کریں۔

یہ وہ بات ہے جو میں آج آپ کو دینا چاہتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا تو بحیثیت مسلمان کوئی گروہ نہیں تھا جس نے آپ کی تائید کی ہو۔ جو دوست تھے وہ دشمن ہو گئے ایسے دوست جو جان فدا کرنے والے تھے وہ جان کے دشمن بن گئے۔ ایسے ایسے علماء جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اتنا حسن ظن رکھتے تھے کہ ان میں سے بعض نے جیسا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اعلان کیا کہ جب سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا ہے اسلام کے دفاع میں اس شان کا لڑنے والا مجاہد ساری اسلامی تاریخ میں کبھی پیدا نہیں ہوا اور اس نے لکھا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں نے مبالغے سے اور اپنائی مبالغے سے کام لیا ہے تو کوئی ایک نکال کے تو دکھاؤ جو تیرہ سو برس کے اندر اس شان کا مجاہد کسی دنیا کے ملک یا کسی مسلمانوں کی جماعت میں پیدا ہوا۔ یعنی یہ الفاظ تو اس کے منہ میں تھے مگر یہی معنوں اس سے زیادہ قوت کے ساتھ جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی تحریرات میں لکھا اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو اچانک ایسی کایا پلٹی کہ اس نے ببانگ دہل یہ اعلان کرنا شروع کر دیا میں نے اس شخص کو اٹھایا تھا۔ اور اب میں ہی اس کو گرا کے دکھاؤں گا۔ اور پھر میں نے اس کی تائید میں کوئی اٹھتا اس کے برعکس اس قدر زور لگاؤں گا۔ ایسی کوشش کروں گا کہ اس کا نام دنیا سے مٹا کے چھوڑوں گا اور اپنے اس دعوے میں اس نے اپنی ساری عمر گنوا دی اس حد تک، اس شدت کے ساتھ اس نے بظاہر اپنے مکے پر ایڑی چوٹی کی کوشش کی۔ اپنے بنائے ہوئے کو مٹانے کی کوشش کی۔ مذہب کی دشمنی کی تاریخ میں آپ کو کم ہی ایسے لوگ ملیں گے جو اس طرح ایک مقصد کے لئے خواہ وہ اچھا ہو یا بلند کیا وقف ہو چکے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب کے سارے سفر، اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے سفر بن گئے۔ وہ عرب دنیا تک پہنچا۔ جہاں جہاں اس کی آواز پہنچ سکتی تھی وہاں پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف فتوے حاصل کئے اور مخالفت کی آگ لگائی ہندوستان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک مشرق سے مغرب تک مولوی محمد حسین بٹالوی کی مخالفت کی آواز بلند ہونا شروع ہوئی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس پانی میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز نے ایک ہلکا سا تموج پیدا کیا تھا ایک بھاری چٹان گرا دی گئی ہے اور اس مخالفت کی طوفانی لہریں جو پہاڑوں کی طرح سر بلند ہیں وہ اٹھ رہی ہیں تاکہ اس ہلکی سی لہر کو دبا دیں۔ لیکن نتیجہ! مولوی محمد حسین کے زندگی میں دن بدن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پھیلتا چلا گیا اور پھیلتا چلا گیا جن جن ممالک تک وہ پہنچا تھا وہ ان ممالک کے دائروں سے آگے نکل گیا اور مشرق اور مغرب میں دور دور تک الٰہی تائید سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آوازیں بلند کرنا شروع کیں۔ یہاں تک حال ہوا ان مولوی صاحب کا کہ جب دور دراز سے لوگ سفر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے شوق میں قادیان آیا کرتے تھے تو بٹالہ سٹیشن پر وہ اتر کر وہاں سے پھر یا پیدل سفر کرتے تھے قادیان تک جو کہ بارہ میل تھا یا پھر یکے لے لیا کرتے تھے اور مولوی محمد حسین صاحب کی مخالفت کا یہ حال تھا کہ وہ ہر گاڑی پر پہنچا کرتے تھے جب تک وہاں موجود رہتے اور اترنے والے مسافروں سے متعلق معلوم کیا کرتے

سنکھ کہ کون قادیان کی نیت سے آیا ہے اور اسے کہا کرتے تھے کہ میں اس شخص کو زیادہ جانتا ہوں۔ بچپن سے اس کا ساتھی ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، یہ خدا پر جھوٹی باتیں کرتا ہے۔ اس لئے تم یہ ارادہ چھوڑ دو، قادیان جانے کی کوئی ضرورت نہیں اپنا ایمان بچاؤ اور یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ ایسے ہی ایک موقع پر ایک مخلص احمدی کو، جب اس نے روکنے کی کوشش کی تو اس نے بہت ہی عمدہ جواب دیا۔ جس نے مولوی محمد حسین صاحب کو پکڑ لیا اور جس کو پنجابی میں کہتے ہیں جپھا مارنا، جپھا مار کے آواز دی کہ لوگو آجاؤ اور دیکھ لو کہ شیطان کیسا ہوتا ہے، نیکی کے رستوں سے روکنے والے کیسے لوگ ہوتے ہیں اور پھر اس نے ایک بڑا خوبصورت موازنہ کیا۔ اس نے کہا مولوی صاحب ہم لوگوں کی جوتیاں گھس گئی ہیں قادیان جاتے جاتے اور تمہاری جوتیاں گھس گئی ہیں جانے والوں کو روکتے روکتے لیکن جانے والوں کے قافلے تم سے رک نہیں سکے وہ بڑھتے چلے جاتے ہیں دور دراز سے لوگ مسلسل آتے چلے جارہے ہیں یہ خدائی قافلے ہیں ان کو تم نہیں روک سکتے۔

یہ وہ زمانہ تھا مخالفت کا جب کہ مسلمانوں کی طرف سے صرف ایک محمد حسین نہیں بلکہ بہت سے کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے ہندوستان کے طول و عرض میں مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔

پھر دوسری بڑی قوت ہندوؤں کی قوت تھی اور ایک پہلو سے وہ مسلمانوں سے بھی زیادہ قوی تھے کیونکہ تعداد کے لحاظ سے ان کو مسلمانوں پر ایک بھاری غلبہ نصیب تھا۔ انہوں نے بھی مخالفت میں کوئی کمی نہیں کی بعض پہلوؤں سے مسلمانوں سے بھی آگے بڑھ گئے۔ بڑے بڑے راہنما ان میں پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں وقف کر دیں۔ انہی میں وہ لیکھرام پیدا ہوا۔ جس نے یہ اعلان کیا کہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ میں تیری آواز کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ مجھے تو خدا نے بتایا ہے کہ اس کی آواز قادیان کے کناروں سے باہر نہیں نکل سکے گی اور حد سے حد دو تین سال تک جاری رہے گی اور اس حالت میں مرے گا کہ جو اولاد یہ چھوڑے گا وہ اولاد بھی مر چکی ہوگی۔ جو اولاد اس کی پیدا ہوگی وہ بھی اس کی زندگی میں مر چکی ہوگی۔ اور قادیان میں بھی اس کا نام زیادہ سے زیادہ چند سالوں تک یاد کیا جائیگا۔ وہ بھی ذلت کے ساتھ یہ ایک مقابلے کی پیشگوئی تھی اور آریہ دھرم کو اس زمانے میں ہندوستان میں ایک بہت بڑی طاقت حاصل تھی۔ لیکن دیگر ہندو فرقے بھی اپنے اپنے رنگ میں مخالفت میں پیش پیش رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ روکنے کے لئے انہوں نے بھی گھیرے بنائے اور گھیرے تنگ کرتے چلے گئے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ کس طرح لیکھرام اور اس جیسے اور مخالفین کی آوازیں جھوٹی نکلیں وہ آوازیں مر گئیں، وہ اپنے اپنے دائرے میں محدود ہوتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ ہندستان کی اکثر آبادی ان کے ناموں سے ناواقف ہوگئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پھیلتے پھیلتے آج واقعۃً زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔

جب میں فجی گیا تو وہاں کے ایک سکھ مذہبی راہنما نے ایک بہت ہی عمدہ بات کی اور میں حیران ہوا ان کی بات سے۔ اس نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس زمانے میں ہندوستان میں تین بڑے مذہبی راہنما پیدا ہوئے۔ ایک مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان، ایک دیانند اور ایک اور کسی سکھ لیڈر کا اس نے نام لیا اور کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان تینوں نے یہ دعوے کئے تھے کہ وہ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں لیکن باقی دونوں تو اپنے اپنے دائروں میں سمٹ کر محدود ہونا شروع ہوئے۔ ان کو وقتی شہرت ملی اور وہ شہرت جلد مر گئی۔ لیکن عجیب بات ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہر پہلو سے

سچا نکلا اور اس نے کہا آج میں اگرچہ احمدی نہیں ہوں لیکن ہوں ایک سکھ لیڈر ہوں مگر جی جو زمین کے کناروں میں شمار ہوتا ہے وہاں میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ

اے مرزا غلام احمد تیری آواز سچی نکلی اور واقعی تیری آواز کو خدا نے زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔

ایسی پیاری عمدہ بات اس نے کی کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ فرشتوں کی تحریک سے ایسی بات کی گئی ہے۔ پھر سکھ تھے جو ماحول میں غیر معمولی اثر اور قوت رکھتے تھے۔ ان کی قوت کا یہ حال تھا کہ اس خاندان کو جس خاندان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام وابستہ تھے، بارہا سکھوں کی طاقت کے نتیجہ میں اکھاڑ کر قادیان سے باہر نکال دیا گیا۔

جب آپ نے دعویٰ فرمایا کہ تمہارے بانی حضرت گرو بابا نانک ایک بہت ہی بڑے خدا پرست ولی تھے لیکن کسی نئے مذہب کے بانی نہیں تھے بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آپؐ ہی کے غلام تھے۔ تو سکھوں میں بھی شدید مخالفت کی ایک لہر اٹھ پڑی اور بعض دفعہ یہ مخالفت اتنی شدید ہو جایا کرتی تھی کہ احمدیوں کے لئے عام سودا لینے کے لئے بھی قادیان سے نکل کر دوسرے گاؤں میں جانا مشکل ہو جایا کرتا تھا۔ اور یہ مخالفتیں بھی باقاعدہ منظم صورت اختیار کر گئیں، بڑے بڑے وہاں جلسے اور مناظرے ہوا کرتے تھے سکھوں کے ساتھ مقابلوں میں، مجھے یاد ہے ہمارے بچپن کے زمانے تک یہ حال تھا کہ کئی دفعہ سکھ لاٹھیاں اور گنڈاسے لے کر حملہ آور ہو جایا کرتے تھے۔ اور جب وہ دلائل میں شکست کھا رہے تھے تو اپنے غصے کو پھر وہ اپنے اپنے رنگ میں اتارنے کی کوشش کرتے تھے لیکن بالعموم میں نے یہ بھی دیکھا کہ سکھ راہنما بات سمجھ جایا کرتے تھے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بڑا سخت اشتعال پیدا کیا گیا۔ لیکن جب مقابل بھی کسی احمدی عالم نے سمجھانے کی کوشش کی اور بتایا کہ تمہارے خود گرو جن کو تم اتنا بڑا مقدس جانتے ہو وہ اس قسم کے طرز عمل کے خلاف تھے، تم انسانیت سے کام لو، مخالفت کرنی ہے تو حکمت سے کرو۔ بعض دفعہ بہت مشکل صورت حال قادیان میں آجایا کرتی تھی اور آگ ٹھنڈی پڑ جایا کرتی تھی، مگر بہرحال مخالفت تھی اس میں کوئی شک نہیں۔ پس اس پہلو سے سکھوں کو بھی اپنا دشمن بنا لیا۔

عیسائی حکومت تھی۔ اور یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ عیسائی حکومت کے بوتے پر، اس کے سائے میں آپ نے کوئی دعویٰ کیا ہو۔ لیکن عجیب بات ہے کہ عیسائی حکومت کا اس زمانے میں ہندوستان میں عیسائیت پھیلانا مقصد اوّل تھا۔ اور وہ جانتے تھے کہ عیسائیت کے پھیلانے سے ان کی حکومت کو استحکام نصیب ہوگا۔ اور وہ تجربہ رکھتے تھے کہ جن جن ملکوں میں بھی انہوں نے حکومت کی ہے وہاں عیسائیت کے فروغ کے نتیجے میں ان کی حکومتوں کو استحکام ملا ہے اور دوام عطا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عجیب دعویٰ کیا اور وہ دعویٰ عام مسلمانوں کے مشترکہ عقیدہ کے خلاف تھا۔ وہ دعویٰ یہ تھا کہ مسیح جسے عیسائی ابن اللہ کہتے ہیں، جسے خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں وہ ایک عام نبی اللہ تھا اور بحیثیت ایک نبی اللہ باقی نبیوں کی طرح وہ بھی مر چکا ہے وہ زندہ نہیں رہا اور آپ نے فرمایا کہ میں اس بات کو قرآن سے بھی ثابت کرتا ہوں، حدیث سے بھی ثابت کرتا ہوں اور بائیبل کی رُو سے بھی ثابت کرتا ہوں۔ چنانچہ عیسائی پادریوں کی طرف سے اس کے نتیجے میں اتنا شدید ردعمل ہوا کہ بعض دفعہ آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے، بعض دفعہ آپ کو جھوٹے مقدموں میں ملوث کرنے کے لئے باقاعدہ سازشیں کی گئیں اور اس کا ریکارڈ خود انگریزی عدالتوں میں محفوظ ہے اور خود انگریز ججوں نے

جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ عیسائی پادری تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قتل کے جھوٹے مقدمے بنائے۔

اب بتایئے وہ شخص کس کے سہارے زندہ رہا، ایک آواز اس تنہا شخص کی تھی جو کہتا تھا کہ

خدا میرے ساتھ ہے

خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے اور اس کے مقابل پر ہندوستان میں اس کے گرد و پیش تمام طاقتور آوازیں اُس ایک۔ آواز کو دبانے پر وقف ہو چکی تھیں۔ آج آپ کہاں ہیں۔ اس مقام سے کتنا آگے سفر کر چکے ہیں۔ آج وہ آواز قادیان میں دبنے کی بجائے ہندوستان کے گوشے گوشے تک پھیل چکی ہے۔ ہندوستان سے نکلی اور اس زمانے میں امریکہ تک پہنچی ہندوستان سے نکلی اور اس زمانے میں لندن میں سنائی دینے لگی اور مشرق و مغرب میں ہر طرف وہ لہریں پھیلتی دکھائی دینے لگیں اور مخالفت کی وہ طاقتور لہریں وقت کے ساتھ ساتھ اپنے اثر میں کمزور ہوتی چلی گئیں۔ نتیجہ حاصل کرنے میں بے سود رہیں۔ پس اتنی بڑی عظیم الشان تاریخ آپ کے پیچھے کھڑی ہے جو آپ کو بقاء کی ضمانت دے رہی ہے۔ آپ کو یقین دلا رہی ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں آپ کی مخالف ہو جائیں نتیجے کے لحاظ سے آپ لازماً غالب ہوتے چلے جائیں گے۔ اور قوی تر ہو کر ابھرتے چلے جائیں گے۔ اس تاریخ کو بھلا کر جس کی پشت پناہی پر سارے مذاہب کی تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو بھلا کر جس کی پشت پناہی پر تمام انبیاء کی تاریخ ہے کس طرح پاکستان یا کسی اور چھوٹے سے ملک کی مخالفتوں سے مرعوب ہو سکتے ہیں۔ کونسا آپ کو حق ہے آپ کا ضمیر کس طرح اس بات کو برداشت کر سکتا ہے کہ مخالفت کے وقتی دور سے گذرتے ہوئے اس کی تاریکیوں سے دب کر آپ قدم آگے بڑھانا چھوڑ دیں اور منافقین کے اس زمرے میں شمار ہوں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ روشنی ہوتی ہے تو یہ چل پڑتے ہیں، جب اندھیرے طاری ہو جاتے ہیں تو ان کے قدم رک جاتے ہیں۔

آپ مومنوں کی جماعت ہیں آپ نے اس صفائی کے ساتھ احمدیت کی صداقت کا مشاہدہ کیا ہے، کہ

ایک سو سال کا ایک ایک لمحہ احمدیت کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔

آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ خدا نے کبھی آپ کو نہیں چھوڑا، آپ نے اپنے کانوں سے سنا کہ خدا کی تائید کی آوازیں ہمیشہ آتی رہیں اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ ٹھوس تعبیروں میں ڈھلتی رہیں۔ اس کے باوجود پھر اگر کوئی حصہ جماعت کا مایوسی کا شکار ہو تو اس سے بڑا ظلم اور کوئی متصور نہیں ہو سکتا۔

آج پاکستان میں مخالفت پہلے سے بھی زوروں پر ہے،

مجھے یہ تسلیم ہے۔ لیکن تاریخ کے پیمانوں میں جانچ کر دیکھیے تو اتنا معمولی سا تھوڑا سا دور ہے، اور زمین کے ایک تھوڑے سے ٹکڑے پر ہے۔ تاریخ میں اس سے بہت زیادہ لمبے مخالفتوں کے دور آئے ہیں۔ جن میں سے کمزور جماعتیں نکل کر طاقتور ہو کر ابھرتی رہی ہیں اور عظیم تر ہو کر وہ اپنی مخالفتوں پر بالآخر غالب آتی رہی ہیں۔ آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ گیارہ سال ضیاء کی مخالفت کے ہوئے اس سے پہلے ۱۹۷۴ء سے بھٹو صاحب کی مخالفت اور ان کی پارٹی کی مخالفت تھی، اور اب ضیاء کے بعد بھی وہی حال ہے جس نے تین سو سال تک عیسائیت کو اسلام کی مخالفت کے دور میں حفاظت فرمائی اور بظاہر وہ مخالفت کا دور مٹا نہیں بلکہ بار بار مخالفت کی مختلف شکلوں میں ابھرتا رہا۔ زور پکڑتا رہا۔ لیکن خدا نے اپنے بندوں کی حفاظت فرمائی ان کے ایمان کی حفاظت فرمائی، ان کے استقلال کی حفاظت فرمائی۔ ان کو ثبات قدم عطا فرمایا۔ اور تین سو سال کے بعد ایک ایسا دور آیا کہ وہ حکومتیں جو اس پیغام کو مٹانے کے درپے تھیں اس پیغام کی ایسی زبردست علمبردار بن گئیں کہ تمام دنیا تک اُس پیغام کو دنیا میں نافذ کر کے چھوڑا اور پھر ساری دنیا پر ان حکومتوں نے حکومت کی۔ تمام بنی نوع انسان کو اس پیغام سے مغلوب کر لیا۔

وہ مسیح موسوی تھا۔ اُس مسیح کو ماننے والوں نے یہ ثبات قدم دکھایا اور اس طرح خدا کے وعدوں پر کامل ایمان رکھا اور اُن کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ اُن کو درندوں کے سامنے پیش کیا گیا بیسیوں بار، سینکڑوں بار ایسے واقعات ہوئے کہ تماشہ دیکھنے والوں نے سٹیڈیم میں بیٹھ کر بڑے سج دھج کر یہ تماشہ دیکھا کہ ایک طرف پنجروں سے بھوکے شیروں، بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کو آزاد کیا جاتا تھا اور دوسری طرف حضرت مسیح کے ماننے والوں کو اس میدان میں چھوڑا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ ان کا مقابلہ کرو۔ تم تو ایسے کمزور اور ایسے بے بس ہو کہ ان جانوروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ہم سے ٹکرانے نکلے ہو۔ یہ پیغام تھا اور دیکھتے دیکھتے جنگل کے جانور انہیں چیر پھاڑ دیا کرتے تھے۔ ان کی ہڈیاں چبایا کرتے تھے اور سارا ہال قہقہوں سے گونج اٹھتا تھا۔ دیکھو کتنا عظیم الشان غلبہ خدا نے ہمیں عطا کیا اور ان سیاسی کے دعویداروں کو ہم نے کس طرح ذلیل اور رسوا اور ناکام اور نامراد بنا کر دکھا دیا۔ بارہا ایسے وقت آئے کہ جس طرح آج پاکستان میں احمدی گھروں کو جلایا جاتا ہے۔ ایک دو گاؤں میں نہیں سارے ملک میں یہ احکامات جاری کئے گئے کہ تمام عیسائیوں کو ان کے گھروں میں زندہ پھونک دو اور گھروں میں آگ لگاؤ لیکن ان گھروں میں بسنے والوں کو باہر نکلنے نہ دو۔ ڈائیکریشن نے ۲۶۴ء یا ۲۶۸ء دونوں سالوں میں سے غالباً کوئی سال ہے اس میں ایسا ہی ایک حکم جاری کیا تھا۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی آگ، مسیحیت کو جلا نہیں سکی۔ کوئی مخالفت کی آگ، مسیحیوں کے ایمان کو جلا کر خاکستر نہیں کر سکی۔ وہ ہر آگ سے کندن بن کر نکلتے چلے گئے اور محمد مسیح نہیں بلکہ موسوی مسیح کے ماننے والوں نے کردار کا یہ عظیم الشان نمونہ دکھایا۔

آپ تو محمدی مسیح کے غلام اور تابع ہیں

آپ نے تو اس کا دامن پکڑا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مسیح کے طور پر عطا ہوا ہے۔ آپ کا کردار تو ہر پہلو سے پرانی مسیحی قوم کے کردار سے زیادہ اعلیٰ، زیادہ شاندار اور زیادہ مضبوط اور زیادہ قوی ایمان پر قائم رہنا چاہیئے۔ زیادہ قوی بنیادوں پر قائم رہنا چاہیئے اس لئے میں آپ کے سامنے یہ باتیں دوہرا رہا ہوں کہ پاکستان میں ابھی مظالم کا دور جاری ہے اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کب تک جاری رہے۔ لیکن جب آپ اس عظیم تاریخ کی روشنی میں ان واقعات کا مشاہدہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کا حال خدا کے فضل سے گذشتہ بہت سی قوموں کی نسبت بہت بہتر ہے۔ تھوڑی آزمائشوں کے نتیجے میں خدا آپ پر بہت زیادہ فضل نازل فرما رہا ہے اور اتنی جلدی جلدی فضل فرما رہا ہے کہ اس کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اب تو غیر بھی محسوس کرنے لگے ہیں کہ جو قیمت ہم پاکستان میں ادا کر رہے ہیں اس سے بہت زیادہ ہمیں اس کی جزا مل رہی ہے۔

چنانچہ آج صبح سویڈش ٹیلی ویژن کی ایک نمائندہ خاتون جو انٹرویو کے لئے آئیں پاکستان کے حالات کے متعلق چند باتیں

معلوم کرنے کے بعد انہوں نے کہا۔ لیکن ایک بات تو ہے کہ جو کچھ آپ پار ہے ہیں وہ اُس سے بہت زیادہ ہے جو آپ کہو رہے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔ میں نے کہا ہاں درست ہے اور اس سے زیادہ درست ہے جو تم جانتی ہو۔ اس طرح خدا کے فضلوں کی بارشیں ہم پر نازل ہوئی ہیں کہ ہم اس کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔ خلافت کے ان چند سالوں میں جتنی دنیا میں جماعت نے ترقی کی اور جیسا وقار قائم کیا ہے اور جس طرح اس کو عظمت نصیب ہوئی ہے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آج زمین کے کناروں تک عزت سے یاد کیا جا رہا ہے اس کا عشر عشیر بھی ہم نے پاکستان میں نہیں کیا تب اُس خاتون نے کہا کہ ہاں آپ بالکل سچ کہتے ہیں۔ مجھے جو یہ خوش نصیبی مل رہی ہے کہ میں آج انٹرویو کے لئے آئی ہوں یہ بھی پاکستان کی خلافت کی ہی مرہون منت ہے۔ اگر پاکستان میں خلافت نہ ہوتی تو ہم کبھی وہم بھی نہیں آسکتا تھا کہ میں آپ کے آنے پر انٹرویو کے لئے حاضر ہوں گی۔ یہ سب خدا کے پھل ہیں۔ لیکن بڑی ذہین خاتون تھیں۔ انہوں نے کہا ہاں اس کے ساتھ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جو درد کی لہریں آپ کے دل میں اٹھتی ہیں۔ وہ ان رحمتوں کو دیکھ کر کمزور نہیں پڑتیں بلکہ اور زیادہ نمایاں ہوتی چلی جاتی ہیں اور یہ درد تو جاری رہے۔ میں نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے تم بہت ہی ذہین خاتون ہو۔ تم نے بالکل دل کی بات جانچ لی ہے۔ لیکن اسے یہ پتہ نہیں کہ یہ درد کی لہریں ہی تو ہیں جو خدا کا فضل بن کر نازل ہوتی ہیں۔ یہ درد کی لہریں ہی تو ہیں جو دعا بن کر دل سے اٹھتی ہیں اور فضلوں کی گھٹا بن کر ہم پر برستی ہیں۔

اس لئے اے احمدی! تو اپنے درد کی لہروں کی حفاظت کر۔ اور اس سے مایوس نہ ہو۔ ہاں ان درد کی لہروں کو دعاؤں کے بخارات میں تبدیل کرتا چلا جا شہادت کی جتنی خبریں ہمیں پاکستان سے موصول ہوتی ہیں۔ جیسا کہ رات موصول ہوئی

ایک بہت ہی بزرگ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب

کو کل نواب شاہ میں ظالمانہ طور پر شہید کر دیا گیا۔ جب کہ اُس سے تھوڑا عرصہ پہلے، ان کے چھوٹے بھائی کو بھی شہید کیا گیا تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر تھے اور دونوں کو ایک ہی طریق پر ایک ہی جگہ پر اور ایک ہی گروہ نے مروایا ہے، اپنی طرف سے مروایا اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی عطا کی۔ وہ ایسے سادہ دل، ایسے سادہ تو ڈاکٹر تھے کہ جانتے تھے کہ ہر دفعہ دشمن یہی طریق اختیار کرتا ہے کہ ایک مریض مرنے والا ہے اس کو دیکھنے کے لئے چلو، اور جب انسان باہر نکلتا ہے انسانی ہمدردی میں تو بعض قاتل جو چھپے ہوئے اس کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں وہ اچانک حملہ کر کے احمدی ڈاکٹروں کو شہید کر دیتے ہیں یہ اچھی طرح جانتے تھے اُن کی شہادت سے چند دن پہلے مجھے ان کا خط موصول ہوا۔ اس میں انہوں نے کہا کہ میرا بھائی شہید ہوا ہے مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے نتیجے میں ڈرے نہیں کمزور نہیں پڑے ہیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے میں جذبہ شہادت پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے۔

انہوں نے میرا ایک بھائی شہید کیا ہے، مگر میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میری ساری اولاد بھی اس راہ میں شہید ہوتی چلی جائے تو مجھے اس کا کوئی دکھ نہیں ہوگا۔

اس لئے میرے متعلق آپ ہرگز فکر نہ کریں۔ کتنا سچا انسان تھا، کیسی اس کی دل کی گہرائی کی آواز بلند ہوئی۔

جب اس کی شہادت کی اطلاع مجھے ملی تو بے اختیار میری زبان پر قرآن کریم کی وہ آیت جاری ہوئی۔

"وَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ"

ان خدا کے بندوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیتوں کو پورا کر دکھایا۔ جو اپنے قول اور اپنی تمناؤں میں سچے نکلے۔ لیکن صرف یہی نہیں ہیں اور بھی بہت سے ہیں جو اسی قسم کے نمونے دکھانے والے موجود ہیں۔

جب بھی ابتلاء آئیں گے وہ ان کو مغلوب نہیں کر سکیں گے، بلکہ وہ ہر مخالف پر وہ غالب آئیں گے، اپنی صداقت کے ذریعے اپنی سچائی کے ذریعے، اپنے نیک ارادوں کے ذریعے، اپنی قربانیوں کے جذبے کے ذریعے پس ان جذبوں کو زندہ رکھو، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، وہی نمونہ زندہ رکھنے کے لائق ہے جو ڈاکٹر عبدالقدوس نے دکھایا تھا۔ کہ کوئی شہادت ہمیں مرعوب نہیں کر سکتی بلکہ شہادت کی تمناؤں کو اور زیادہ بڑھا جائے گی۔ ایک انسان کی جان لیں گے تو ہمارا خاندان اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

اس دعا کے ساتھ آپ احمدیت پر قائم رہیں میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر یقین دلاتا ہوں کہ اتنے بے گناہ خدا کے فضل آپ پر نازل ہوں گے کہ جو ہوئے ہیں ان کو آپ بھول جائیں گے۔ کثرت کے ساتھ خدا آپ کو بڑھاتا چلا جائے گا اور آپ ہیں اور آپ ہی کی سچائی ہے جس نے دنیا پر غالب آنا ہے باقی ہر بات جھوٹ ہے، ہر بات قصہ ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے ہم محمدی حقیقت کہہ سکتے ہیں، یہی وہ حقیقت ہے۔ جسے ہم عیسوی حقیقت کہہ سکتے ہیں۔ یہی موسوی حقیقت تھی، یہی ابراہیمی حقیقت تھی یہی حقیقت نوح کی حقیقت تھی۔

پس اگر نوح کی طرح آپ کے مقابل پر اتنی عظیم قومیں بھی کھڑی ہوئیں جن پر بظاہر نوح کے پیغام کا غالب آنے کا کوئی سوال نہ رہا، تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ نوحی قومیں مٹا دی جائیں گی اور آپ کو زندہ رکھا جائے گا کیونکہ آپ پوری سچائیوں پر قائم ہیں۔ جو ہمیشہ سے خدا کی طرف سے نازل ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، آپ کے ایمان کی حفاظت فرمائے، آپ کے دل کو اور آپ کے ایمان کو نئی جلا بخشتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔ ابھی نماز جمعہ اور عصر کے بعد انشاء اللہ ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کی نماز جنازہ غائب بھی ہوگی۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نئے سال پہلے سال کی نسبت سے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدہ جات لکھوائیں تاکہ غلبۂ دین حق کی آسمانی مہم اپنی پوری شان سے جاری رہ سکے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا مکرمہ عفت نصیر صاحبہ (ناروے) مبلغ ۱۰۰ روپے صدقہ کی رقم ادا کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ میرا بیٹا عزیز عثمان نصیر صاحب گزشتہ سال سے بیمار چلا آرہا ہے اس کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!

سیّد احسن اسمٰعیل صدیقی ۔ چراغ منزل گوجرہ

شکر ہے صد شکر اے میرے خدا!
ہاتفِ غیبی نے یہ دی ہے صدا
نیک بن کر نیکیاں پھیلاؤ تم!
ہاں سراپا دین اب بن جاؤ تم
جاں دینا ہے تو دو اسلام پہ
جاں فدا کر دو خدا کے نام پہ
کفر و باطل کی صفوں کو توڑ دو
قوم کا رُخ حق کی جانب موڑ دو
عشق میں حاصل کرو ایسا کمال
خدمتِ دیں میں لٹاؤ جان و مال
مت رکو مؤمن کی یہ منزل نہیں
اس سمندر کا کوئی ساحل نہیں
تم بنو بوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ
نورِ عرفاں سے کھلے دل کی کلی
کوچۂ حق میں صدا دیتے چلو
دشمنوں کو بھی دعا دیتے چلو
مردِ مؤمن ہو کمر بستہ رہو
پرچمِ دینِ محمدؐ تھام لو
ایک دن، صبحِ مسرت آئے گی
شامِ رنج و غم بھی جائے گی
اس چمن میں پھر بہار آنے کو ہے
رحمتِ پروردگار آنے کو ہے
دین کی تشہیر کرنے کے لئے
قوم کی تعمیر کرنے کے لئے
کامیابی کی ابھی منزل ہے دور
گو بظاہر عشق کا حاصل ہے دور
جاگ اٹھو اے مادرِ بہنو، بیٹیو!
اپنی اولادوں کی تربیت کرو
جشنِ صد سالہ تو اک آغاز ہے
ہاں سنو یہ وقت کی آواز ہے
اے میرے مالک میرے مشکل کشا
بھٹکے ساجن کو وطن میں جلد لا
اے مدد کے مالک ارض و سماء
کفر و نخوت کے پہاڑوں کو اڑا
اے میرے آقا! امیر المؤمنین
یوں وطن آنے کی اب فرصت نہیں
جان مت پوچھو دلِ بے تاب کا
منتظر ہوں گوہرِ نایاب کا
تو سلامت اے میرے تن کا چمن
تیرے قدموں میں تیرا احسن رہے

تو نے بخشا مژدۂ راحت فزا!
گیت اب خوشیوں کے گاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
قوم کو اب سیدھی راہ پر لاؤ تم
اک نئی دنیا بساؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
دل لگاؤ دینِ حق کے کام پہ
کچھ نہ کچھ کر کے دکھاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
شرک و بدعت سے بتوں کو توڑ دو
جذبۂ ایماں دکھاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
دل میں آ جائے تا روحِ بلالؓ
نور کی شمعیں جلاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
ہمتِ مرداں کا یہ حاصل نہیں
بڑھتے جاؤ بڑھتے جاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
اور شجاعت میں بنو مولا علیؓ
شانِ مصطفویؐ دکھاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
دل کو عرفاں کی غذا دیتے چلو
زخم کھا کر مسکراؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
بیدلی کو پاس تک آنے نہ دو
سوئے والوں کو جگاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
کامیابی کے ترانے گائے گی
سب کو خوشخبری سناؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
ڈالی ڈالی پہ نکھار آنے کو ہے
اپنے دامن کو بڑھاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
اک جہاں تسخیر کرنے کے لئے
دنیا بھر میں پھیل جاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
گویا منزل کا ابھی محمل ہے دور
موت سے آنکھیں لڑاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
دین کی خاطر نہ تم غافل رہو
ذہن اسلامی بناؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
نیر تاب قوت پرواز ہے
اب قدم آگے بڑھاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
ہم فقیروں کی بھی اب سن لے دعا
ہجر کے آنسو بہاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
اپنی رحمت کے یہاں دریا بہا
یہ دعا بھی آزماؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
اب غمِ فرقت کی تو ہمت نہیں
عرش کے کنگرے ہلاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
حشر کیا ہے ماہیٔ بے آب کا
میرے ساجن کو بلاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!
پھولتا پھلتا تیرا گلشن رہے
جذبۂ ایماں دکھاؤ دوستو! ۔ جشنِ صد سالہ مناؤ دوستو!

اعلان

بسلسلہ گمشدہ رسید بک

احبابِ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ انڈیا ہذا کی طرف سے مورخہ 28-6-89 کو مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ آسنور کے نام ایک رسید بک ۱۹۹۰ء ایشو کی گئی تھی۔ جو موصوف سے دورانِ سفر گم ہو گئی ہے۔ بنا بریں اس رسید بک کو دفتری ریکارڈ سے خارج کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رسید بک کو منسوخ سمجھا جائے اور اس پر کسی قسم کے جماعتی چندہ کی ادائیگی نہ کی جائے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستہائے دعا

● ۔ سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم مولوی فضل عمر صاحب سونگڑہ سے اپنے والدین کی صحت و سلامتی اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

● ۔ مکرم محمد ارشاد صاحب چٹھہ امیر جماعت احمدیہ علی پور مومن کے ضلع گوجرانوالہ پاکستان سے اپنے لئے اور اپنے بچوں اور بچیوں کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● ۔ چنتہ کنٹہ کے ایک احمدی دوست مکرم سید احمد الدین صاحب کے بائیں بازو اور ہاتھ پہ فالج کا حملہ ہوا ہے ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

● ۔ مکرم محمد یعقوب علی صاحب کو اچانک دل پر حملہ ہوا ہے ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● ۔ مکرم سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سونگڑہ ۔ پریشانیوں سے ازالہ کے لئے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے اور بچوں کے کاروبار میں برکت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ صفحہ ۲۴

● ۔ مکرم محمد لطیف الرحمٰن صاحب جودھ کوٹ سے پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ بہت دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

● ۔ مکرم حسین خان صاحب ہبلی سے مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ اور خود بھی نیز دو چھوٹے بچے کافی عرصہ سے بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامل شفا عطا فرمائے اور مشکلات دور فرمائے۔

ایک جاپانی مسلم سکالر کی قادیان میں آمد

حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ عالمِ اسلام کی یہ خوش قسمتی ہے کہ جذب و کشش رکھنے والی ایک روحانی شخصیت ان میں موجود ہے۔

جاپان کے ایک مسلمان دوست مکرم پروفیسر رمضان اِسوزاکی (PROF. RAMAZN ISOZAKI) مورخہ ۲۳/۱۲/۸۹ کی شام کو قادیان تشریف لائے۔ موصوف گزشتہ تیئس برس سے نہ صرف اسلام سے مشرف ہیں بلکہ ازہر یونیورسٹی مصر اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آج کل ٹوکیو (جاپان) کی ایک مشہور یونیورسٹی میں عربی و اسلامک اسٹڈیز کے پروفیسر ہیں۔ موصوف نے تین بار حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔

حُسنِ اتفاق سے قادیان میں اس روز ایک خبر من کر احمدی دوست مکرم طارق حبیب صاحب کی دعوتِ ولیمہ تھی۔ جن کی گزشتہ روز مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش کی بیٹی سے شادی ہوئی تھی۔ اِس دعوت میں موصوف کو بھی مدعو کیا گیا۔ بعد تناولِ طعام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے نو وارد مہمان کا تعارف کرایا اور موقع کی مناسبت سے خطاب کرنے کی اُن سے درخواست کی۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ لگ دس سال قبل مَیں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) سے ملا تھا۔ اُس وقت سے آپ کے ساتھ میرے قریبی مراسم ہیں۔ ربوہ میں بھی آپ سے ملاقات رہی۔ اسی ماہ لندن میں چند دن حضور کے پاس قیام رہا۔ اور قریباً روز ہی ملاقات کا موقع ملتا رہا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں تعلیم کے دوران مجھے پہلی بار احمدیت کا تعارف ہوا اور اطلاع ملی تھی کہ ضلع گورداسپور میں قادیان ایک جگہ ہے جہاں بانیٔ جماعت احمدیہ پیدا ہوئے۔ اِس جگہ کو دیکھنے کی بڑی خواہش تھی جو آج پوری ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ میرا یہ سفر خاص طور پر احمدیت کے مزید مطالعہ کے لئے ہے کیونکہ میرا ارادہ احمدیت پر ایک کتاب لکھنے کا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ جاپانی زبان میں اُنہوں نے مسلم شریف کا ترجمہ ایک اور جاپانی سکالر کے ساتھ مل کر کیا ہے۔ اور اب وہ ذاتی طور پر ریاض الصالحین کا ترجمہ کر رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ جاپان میں مسلمانوں کی تعداد ۳۰۔۴۰ ہزار بتائی جاتی ہے ان میں جاپانی مسلم پاشندوں کی تعداد تیس ہزار کے قریب ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ سے حالیہ ملاقات کے بارہ میں آپ کا کیا تأثر ہے؟ پروفیسر صاحب موصوف نے بتایا کہ خلافت سے پہلے جب میں ربوہ میں آپ کا مہمان تھا تو آپ اپنے ہاتھ سے ناشتہ تیار کر کے میری ضیافت کرتے رہے۔ اور نہایت سادہ طبیعت رکھتے ہیں۔ اس حالیہ ملاقات میں مَیں نے محسوس کیا کہ آپ کے اندر ایک غیر معمولی جذب اور کشش کی طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ خاص طور پر آپ کی دلنشین آواز میں تلاوت قرآن کریم اور آپ کی علمیت سے مَیں بے حد متأثر ہوا ہوں۔ بلکہ آپ کی تلاوت کی کیسٹ مَیں نے ساتھ رکھی ہے اور کوشش کر رہا ہوں کہ اسی طرز پر میں بھی تلاوت کر سکوں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ ایک ہفتہ قیام کے دوران حضور سے روزانہ ملاقات رہی اور میرے مختلف سوالات کا آپ نہایت عالمانہ جواب دیتے رہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ عالمِ اسلام کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسی جذب اور کشش رکھنے والی روحانی شخصیت ان میں موجود ہے۔

محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کے ہم شکور ہیں جنہوں نے اپنے جاپانی دوست کی تمام تر تقریر اور سوالوں کے جوابات کا اُردو ترجمہ سُنا کر ہمیں مستفید فرمایا۔ مولانا صاحب موصوف نے بتایا کہ پروفیسر صاحب موصوف جاپان کے قابلِ ذکر مسلمانوں میں سے ایک علم دوست شخصیت ہیں۔ جن دنوں میں جاپان میں بطور مشنری انچارج متعین تھا اُن دنوں پروفیسر صاحب موصوف سے بھی ملاقات تھی۔

قادیان میں اپنے مختصر قیام کے دوران پروفیسر صاحب موصوف نے دار المسیح میں مقدس مقامات کی زیارت کی۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ بیت الدعا۔ منارۃ المسیح اور دیگر اہم جگہیں دیکھنے کے علاوہ بہشتی مقبرہ میں مزار مقدس حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بھی زیارت کی۔ نیز آپ نے قادیان شہر کا چکر بھی لگایا۔ تعلیم الاسلام کالج (موجودہ نیشنل کالج) ائی سکول۔ مسجد نور اور قادیان کے باقی علاقوں میں بھی گئے۔ جزیرہ برآں آپ نے کینیڈا کے ایک احمدی نوجوان مکرم عطاء الواحد صاحب کی تقریب شادی میں بھی شمولیت کی جن کی شادی ۲۴ دسمبر کو مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی صاحبزادی سے ہوئی۔ دوپہر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے مکان پر ایک پُرتکلف دعوت کا اہتمام کیا جس میں پروفیسر صاحب موصوف اور محترم ناظر صاحب خدمتِ درویشان کے علاوہ قادیان میں موجود دیگر غیر ملکی مہمانانِ کرام نے بھی شرکت کی ہے اس طرح قادیان میں دو روزہ معروف قیام کے بعد آپ مورخہ ۲۵/۱۲/۸۹ کی دوپہر واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری
نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان منجانب مرکزی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

صوبہ جموں کے لئے بشمول علاقہ پونچھ صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور وہاں کے احباب کے مشورہ سے فی الحال صرف ایک سال کے لئے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر (مبلغ پونچھ) کو صدر اور مکرم محمد شفیع صاحب کو نائب صدر مقرر کیا گیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ تمام صدر صاحبان اور عہدیداران اور احباب ان سے کامل تعاون کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اِس امر کی توفیق سب کو عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲):۔ محترم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب بجو بنگلور اس وقت تک اڑیسہ صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کے اوّلین صدر تھے۔ انہوں نے احباب کے تعاون سے تراجم قرآن مجید وغیرہ کے سلسلہ میں حسبِ طاقت اچھا کام کیا۔ ان کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے بمشورہ محترم پروفیسر عبد الباسط خان صاحب (مقیم کٹک) کو صدر صوبائی مقرر کیا جاتا ہے۔

اڑیسہ کی جماعتوں اور ان کے خریداروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ محترم پروفیسر صاحب سے اور جن کو وہ اپنے ساتھ اپنی کمیٹی میں منتخب کریں گے پورا پورا تعاون دیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مرزا وسیم احمد
صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

ضروری اطلاع

صد سالہ جشن تشکر کے جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی رپورٹ ملنے پر آئندہ کسی اشاعت میں طبع ہو سکے گی۔ (ایڈیٹر)

منقولات

آندھرا پردیش میں قادیانیوں کی لہر تیز ہو گئی!

علماء کیا کر رہے ہیں؟

(از:- رفیق سلطان قریشی)

میرا اس اداریہ کو لکھنے کی وجہ صرف علماء کو بیدار کرنا ہے کہ دھوکے بہت کئے جاتے ہیں اور چند جماعتیں بھی قادیانی لہر کو روکنے میں لگے گذشتہ سالوں میں لگے گئے۔ حیدرآباد سے خطیب مسجد عاصرہ کی ادارت میں نکلنے والے اخبار قرطاس وقلم نے چند سال قبل یہ دعویٰ کیا تھا کہ علاقہ ورنگل سے قادیانیوں کا بستر گول کر دیا گیا لیکن حقائق یہ ثابت کر رہے ہیں کہ نہ صرف ورنگل بلکہ دوسرے اضلاع میں منصوبہ بند طریق سے قادیانیوں نے کر دیا ہے اور نلگنڈہ، کریم نگر، کھمم (الیسٹ) گوداوری اور اب سنا جا رہا ہے کہ یہ لوگ اپنا زور نظام آباد میں لگا کر بعض دیہات کو متاثر کر چکے ہیں اور اس وقت تک ان کے سنٹر اضلاع میں ۲۵ سے زیادہ بتائے جاتے ہیں جبکہ پہلے صرف کھنڈور کا گاؤں ہی قادیانی تھا اگر یہی حال رہا تو جلد ہی پورا آندھرا پردیش قادیانیوں کی لہر کی لپیٹ میں آجائے گا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں آندھرا پردیش کو خاص پلاننگ کے تحت چنا گیا ہے۔ کیونکہ اب تو شہر حیدرآباد میں بھی ان لوگوں نے اپنی کوششوں کو بہت تیز کر دیا ہے۔ گذشتہ چند مہینوں میں تو کبھی ٹیلی ویژن اور کبھی ریڈیو میں ان کے پروگراموں کی تفصیلات دی جا رہی ہیں اور وہ اخبارات جس میں کبھی کبھی ان کی خبریں چھپتی تھیں اب تو ان کے جلسہ کی تقاریر کی رپورٹوں کی اشاعت اور آوازوں سے کان پھٹ رہے ہیں۔ یہ لوگ ایک نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ جس کا ہم لوگوں میں فقدان ہے کہیں ان کے امام اپنے خصوصی نمائندہ کے ذریعہ انہیں ہدایات دیتا ہے۔ اور یہ پہلے سے زیادہ تیز ہو جاتے ہیں اور ان دنوں امام جماعت احمدیہ کے بھائی مرزا وسیم احمد حیدرآباد میں آکر ان کو اپنی ہدایات دے کر اس لہر کو تیز کر رہے ہیں۔ آندھرا پردیش میں اس تحریک کو عام کرنے اور منصوبے بنانے میں سید محمد معین الدین امیر جماعت اور مولانا شہید الدین شمس انچارج مبلغ آندھرا پردیش پیش پیش ہیں۔ بلکہ کھمم کے ضلع میں گذشتہ سال ان لوگوں نے اہل سنت والجماعت علماء سے مناظرہ بھی کیا اس قدر ان کے حوصلے بڑھ چکے ہیں کہ یہ لوگ وسیع پروگرام بنا کر اپنی کوششوں کو تیز کر رہے ہیں ان کے مشن ہاؤس میں کبھی دنیا کا نامور کھلاڑی محمد اظہر الدین جاتا ہے تو کبھی ان کے جلسہ میں ہوم منسٹر آندھرا پردیش شامل ہو کر تقریر کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اور کہیں یا سرعرفات سے دلانا شمس ملاقات کر کے عربی میں لٹریچر پیش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ٹیلی ویژن پر یہ پروگرام تو پیش کیا گیا کہ سابق پریسیڈنٹ آف انڈیا کو حیدرآباد میں قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا اس صورتحال کو مدنظر رکھ کر اگر علماء نے اس کا سدباب نہ کیا تو مستقبل قریب میں کیا ہوگا یہ وقت فیصلہ کریگا۔ کیونکہ قادیانی تاریخ میں اس قدر تیزی کبھی پیدا نہیں ہوئی تھی جو اس وقت دیکھنے میں آرہی ہے۔

آندھرا پردیش کے علماء کو اگر یہ قادیانی مناظرہ یا مباحثہ کا چیلنج دیتے ہیں جیسا کہ گذشتہ آندھرا جنرل کے شمارہ میں شائع کیا جا چکا ہے تو ان کے جواب کیلئے اڑیسہ سے مولانا کو بلانے کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں ایسا کیوں اس سے تو ان قادیانیوں کے اور حوصلے بلند کئے جا رہے ہیں۔ پھر اس جماعت کے پاس کروڑوں روپے کا سرمایہ موجود ہے ان پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ انگریز حکومتیں ان کو روپیہ دے رہی ہیں۔ لیکن میں نے جو تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ۱/۱۰ اور ۱/۱۶ چندہ اپنی جماعت کے لوگوں سے لے کر اپنے فنڈز کو جمع کرتے ہیں۔ لہذا مسجد گی سے میں علماء اہل سنت کو دعوت دیتا ہوں کہ سوچیں اور کوئی ایسی راہ نکالی جائے کہ ان کا مقابلہ کیا جائے میں خود راسخ العقیدہ سنی مسلمان ہوں۔ میرا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں لیکن ایک صحافی ہونے کے ناطے آپ کو آئندہ خطرات سے آگاہ کرنا میرا فرض ہے میں تشدد کا قائل نہیں جیسا کہ گذشتہ دنوں ظہیر آباد میں اس جماعت کے جلسہ کو روکا گیا۔ اسلام آزادئ ضمیر کی ضمانت دیتا ہے۔ جو ہندوستان میں ہر کس وناکس کو حاصل ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس جماعت کو جتنا روکا جاتا ہے اس سے زیادہ شدت سے یہ جماعت ابھرتی ہے۔ اس وقت جو اس جماعت کا خلیفہ ہے وہ نہایت قابل اور بہت تیز شعلہ بیان ہے کہ ایک تقریر سے لوگ کروڑوں روپے پیش کر دیتے ہیں

(باقی صفحہ علماء اہل سنت والجماعت میں کیوں نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں)

مرزا طاہر احمد صاحب کی تقاریر کے کیسٹ سنے ہیں نہایت سادہ مگر دلوں میں اثر کرنے والی آواز ہے۔ گذشتہ دنوں ڈاکٹر عبدالسلام جو دنیا کا نامور سائنسدان ہے وہ اٹلی سے ہندوستان پہنچے تو حیدرآباد احمدیہ مشن میں اڑھائی گھنٹے رہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ نامور سائنسدانوں کو مرزا طاہر اونچے درباروں تک ہے ان کو احمدیہ مشن میں جانے تک تسلی نہیں ہوتی۔ ان تاثرات پر غور کیجئے۔ اور خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتا کہ اس سیلاب کو بڑھنے سے روکنا ہوگا ورنہ پھر ..... سے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(ہفت روزہ آندھرا جنرل حیدرآباد ۲ دسمبر ۱۹۸۹ء)

پروگرام دورہ مکرم مظفر الدین صاحب انسپکٹر ویت المال آمد

برائے صوبہ اڑیسہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱/۹۰ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و باشرح تشخیص بجٹ برائے سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان حال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱/۹۰		گرڈاپلی	۲/۹۰	۳	۲/۹۰
موسیٰ ندی ملفز	۱۱ ۱/۹۰	۴	۱۵		پنکال	۷	۲	۹
جمشید پور	۱۵	۲	۱۷		کوٹ پیڈ	۹	۱	۱۰
ہیو سنبلپور					کیندرا پاڑہ	۱۰	۱	۱۱
رانچی سمایہ	۱۷	۲	۱۹		پارادیپ	۱۱	۱	۱۲
کھڑک پور	۲۰	۱	۲۱		سرو نیا گاؤں	۱۲	۱	۱۳
بالاسور					سونگھڑہ	۱۳	۲	۱۵
ہلدی پدا	۲۱	۲	۲۳		کٹک	۱۵	۱	۱۶
سورو	۲۳	۲	۲۵		بھوبنیشور	۱۶	۳	۱۹
کھدرک	۲۵	۳	۲۸		خوردہ			
تاراکوٹ	۲۸	۱	۲۹		کیرنگ	۱۹	۵	۲۴
کٹک	۲۹	۲	۳۱		نرگاؤں	۲۴	۱	۲۵
چودوار	۳۱	۱	۱/۹۰		نیا گڑھ			
غنچہ پاڑا	۱ ۲/۹۰	۱	۲		مانیکا گوڑہ	۲۵	۱	۲۶
تالبر کوٹ	۲	۱	۳		کٹک	۲۶	۱	۲۷
ارکھ پٹنہ	۳	۱	۴		قادیان	۲ ۳/۹۰	-	-

تبلیغ کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے!

صفحہ ۱۰

حسن عودہ کا نشان
یا
چنیوٹی صاحب کی بوکھلاہٹ

قبول مباہلہ کے بعد منظور چنیوٹی صاحب کو بار بار شدید رسوائی کا دن دیکھنا پڑا اور خفت پر خفت اٹھانی پڑی۔ لیکن یہ صاحب ایسی باتوں میں چکنے گھڑے کو مات کرتے ہیں اور بار بار ایسی بیان بازی سے باز نہیں آرہے جو مسلسل ان کی رسوائی میں اضافہ کرتی چلی جارہی ہے۔

پنجاب اسمبلی کی طبی داستان دہرانے کا تو وقت نہیں مختصراً بعض دوسری باتیں یاد کروا دیتے ہیں یہ حسب عادت بھول نہ گئے ہوں۔ مثلاً

☆ اسلم قریشی کون تھا۔

☆ کس نے اسے اغوا کر کے قتل کروایا تھا۔

☆ اور اسلم قریشی کے متعلق چنیوٹی صاحب کا دعویٰ سچا نکلا یا جھوٹا؟

☆ اُن کی پیشگوئی کے مطابق ۱۵ ستمبر ۸۹ء تک جماعت احمدیہ سب دُنیا میں مرگئی یا پہلے سے بڑھ کر اور زندہ تر ہو کر اُبھری۔

☆ ترمیم شدہ پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا امام تاریخِ مقررہ تک زندہ رہا یا مرگیا۔

یاد رہے کہ یہ سب باتیں سالِ مباہلہ کے عرصہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

حال ہی میں چنیوٹی صاحب نے اس رسوائی کے سیلاب میں اپنی ڈوبتی ہوئی عزت کو ایک اور تنکے کا سہارا دینے کی کوشش کی ہے اور یہ اعلان کر دیا ہے کہ حسن عودہ کا ارتداد ان کے مباہلہ جیتنے کا ایک نشان ہے۔ مباہلہ کے سال میں اگر ایک احمدی کا مرتد ہونا اُن کے مباہلہ جیتنے کا نشان ہے تو دُنیا بھر میں اس سال جو بیسیوں ہزار احمدی ہوئے اور بیسیوں ائمہ اپنے تمام متبعین سمیت احمدیت میں فوج در فوج داخل ہوئے کیا یہ بھی چنیوٹی صاحب کی ہی صداقت اور مباہلہ جیتنے کے روشن نشانات میں سے ہیں۔

چنیوٹی صاحب میں اگر فراست ہوتی تو حسن عودہ کا حوالہ دینے سے کبھی شرماتے کیونکہ ان کے اس نئے مرید نے در اصل سب ہلہ میں جماعت احمدیہ کی نہیں بلکہ چنیوٹی صاحب کی عبرتناک شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔ چنیوٹی صاحب اور ان کے زمرہ کے بہت سے علماء پچیسویں سال سے مسلسل جماعت احمدیہ پر یہ بہتان باندھتے چلے آرہے تھے کہ اسرائیل کی فوج میں چھ سو احمدی بھی شامل ہیں۔

یاد رہے کہ یہ الزام بھی خصوصیت سے اس عبارتِ مباہلہ میں شامل تھا جس کے جھوٹا ہونے کا امام جماعت احمدیہ نے بالبداہت اعلان کیا اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالی تھی۔ اس کے بالمقابل جب چنیوٹی صاحب نے یہ دعوت مباہلہ قبول کی تو اس الزام کے سچا ہونے کے مدعی بنتے ہوئے جھوٹے پر خدا کی لعنت ڈالی۔ دیکھئے! حسن عودہ نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہ اسرائیل کی فوج میں ایک بھی احمدی نہیں۔ (روزنامہ جنگ ۱۱/۸۹ ص۵) اپنے نئے پیر کے جھوٹ کی کیسی قلعی کھولی اور چنیوٹی صاحب کے مباہلہ ہار جانے پر ایک اور گواہ لا کھڑا کیا۔ صاحب بصیرت لوگوں کے لئے اس میں ایک بڑا نشان ہے لیکن اسی پر بس نہیں۔ عودہ صاحب کے ہاتھوں ابھی تو ان کی اور بھی ذلت کے سامان ہونے والے ہیں۔ آگے آگے دیکھئے .....

احمدیت کے مخالفین کی حالت قابلِ رحم ہے جو ان کو احمدیت پر ہر حملے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے ورنہ بات نہیں بنتی۔ آج کل حسن عودہ کے ارتداد کا معاملہ اُچھالا جارہا ہے اور چنیوٹی صاحب نے بھی اسے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہے حالانکہ جس رنگ میں یہ واقعہ پیش کیا جارہا ہے وہ سارا واقعہ ہی جھوٹ کی آمیزش سے ملوث ہے۔

یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یہ امام جماعت احمدیہ کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا حالانکہ ایک دن بھی اس شخص کو کبھی پرائیویٹ سیکرٹری مقرر نہیں کیا گیا۔

یہ اعلان کیا گیا کہ خاص معتمد تھا اور دستِ راست تھا۔ حالانکہ ریکارڈ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے اور عودہ صاحب کی اپنی تحریر اس بات پر گواہ موجود ہے کہ یہاں آنے کے بعد انہوں نے بار بار اعتماد کو ٹھیس پہنچائی۔ غلط بیانیوں سے کام لئے اور بار بار ان کی سرزنش کی گئی۔ چنانچہ ابھی ان کو آئے ہوئے ایک سال بھی نہیں گذرا تھا کہ انہیں ایک معاملہ میں جھوٹ اور تلبیس سے کام لینے کے نتیجہ میں کام سے فارغ کر کے واپس فلسطین بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس پر عودہ صاحب نے اپنی تحریر بتاریخ ۱۲/۸۶ ۱۱ اور ۱۱/۸۶ ۱۲ میں غیر مشروط معافی مانگی اور ایک بار پھر فلسطین بھجوانے کی سفارش کروائی تب جا کر ان کی فراغت کا فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔

عربوں سے دفتری خط و کتابت میں ان کے صاحبِ اعتماد ہونے کا حال یہ تھا کہ فلسطین سے ایک شکایت کی بنا پر ان کو محض اس بات سے روک دیا گیا کہ آئندہ وہ کبھی اپنے عزیزوں رشتہ داروں سے مرکزی دفاتر کی نمائندگی میں کسی قسم کی خط و کتابت کریں یہاں تک کہ اپنے والد بزرگوار کو بھی دفتری کوئی چٹھی نہ لکھیں۔

یہ بات بھی سراسر جھوٹ پر مبنی ہے کہ عودہ صاحب بطیب خاطر جماعت احمدیہ کے سامنے شکوک و شبہات پیش کرتے رہے اور بالآخر جب مطمئن نہ ہو سکے تو انہوں نے ارتداد کا فیصلہ کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کو ان کے مسلسل نافرمانی کے رویہ اور بار بار اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے نتیجہ میں ان کو بالآخر فارغ کیا گیا اور جب ان کی حرکتوں پر ایک کمیشن مقرر کیا گیا جس میں ہمارے ایک معزز مصری احمدی دوست بھی شامل تھے تو اس وقت انہوں نے تحریراً اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے کبھی اپنے شکوک کا اظہار جماعت احمدیہ سے نہیں کیا نہ دیگر علماء سے بلکہ بقول ان کے سنے سنائے احمدیوں سے ایسی باتیں کرتے رہے۔ پس ایسے شخص کی جماعت سے علیحدگی سے جماعت نے خود نجات حاصل کیا ہو اور اس کی ناپسندیدہ حرکات سے چھٹکارا حاصل کیا ہو، اسے مباہلہ کے سال کی کامیابی اگر قرار دیا جا سکتا ہے تو جماعت احمدیہ کی کامیابی قرار دیا جا سکتا ہے نہ کہ ان لوگوں کی جنہوں نے یہ ردّ شدہ چیز قبول کر لی اور اسے سینے سے لگا لیا۔

مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت برائے سال ۱۹۹۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہ تفصیل ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت برائے سال ۱۹۹۰ء کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ مجالس مطلع رہیں اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو منظور افسر کی منشاء مبارک کے مطابق خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ محمد انعام غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اوّل مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نائب صدر دوم و قائد مال مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر۔ ایڈیشنل قائد مال مکرم مظفر اقبال صاحب۔ سیکرٹری قائد عمومی مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب۔ ایڈیشنل قائد تربیت مکرم مولوی نور شہزاد احمد صاحب۔ سیکرٹری قائد تعلیم مکرم مولانا عبدالحق صاحب۔ قضا قائد تربیت مکرم مولوی نور شہزاد احمد صاحب۔ نور قائد تبلیغ (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ پر)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل تفصیل سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق دے آمین (۵/۸۹ تا ۶/۹۲)

ناظر اعلیٰ قادیان

عہدہ	نام
بنارس	
صدر۔	مکرم عبدالسمیع خاں صاحب
سیکرٹری مال۔	" عبدالستار صاحب
" تبلیغ و تربیت۔	" حنیف احمد صاحب
" امور عامہ۔ وقف جدید۔	مکرم سید عبدالنعیم صاحب
مشروط منظوری ۳۰ر جون ۹۰ تک	
مٹانور	
صدر۔	مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب
سیکرٹری مال۔	" ایم عبدالرزاق صاحب
جنرل سیکرٹری۔	" یو منصور احمد صاحب
کرپدا	
صدر۔	مکرم عبدالصمد خاں صاحب
نائب صدر۔ سیکرٹری ضیافت۔	مکرم شیخ نور محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔	مکرم نورالدین خاں صاحب
" مال۔ امور عامہ۔	مکرم میاں فیروز احمد صاحب
" تحریک جدید۔	مکرم اسماعیل خاں صاحب
" وقف جدید۔	مکرم غلام نبی محمد صاحب
نشکل گھنور	
صدر۔	مکرم لال محمد صاحب
سیکرٹری مال۔	" گل بہار خاں صاحب
" تبلیغ۔	" حنیف خان صاحب
نائب صدر۔	" شیر محمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔	" جلیل خان صاحب
" ضیافت۔	" مقصود خان صاحب
" تحریک جدید۔	" اسلام خان صاحب
" وقف جدید۔	" علی دراز صاحب
امین۔	" نبی دراز خان صاحب
محاسب۔	" لال محمد خان صاحب
آڈیٹر۔	" شیر محمد صاحب
امام الصلوٰۃ۔	" گل بہار خاں صاحب
پٹنہ	
صدر۔	مکرم سید فضل احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ تحریک جدید۔ وقف جدید	مکرم سید بشیر احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔	مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب
" امور عامہ۔	" سید بشیر احمد صاحب
آڈیٹر۔	" عین العارفین صاحب
مشروط منظوری ۳۰ر جون ۱۹۹۰ تک	

عہدہ	نام
شاہجہانپور	
صدر۔	مکرم ڈاکٹر محمد عابد قریشی صاحب
نائب صدر۔	" عبدالمالک صاحب احمدی
سیکرٹری تعلیم و تربیت تبلیغ۔	مکرم عبدالحفیظ صاحب
" مال۔	مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی
" امور عامہ۔	" محمد شاہد وسیم صاحب
" تحریک جدید۔	" عبدالواحد صاحب احمدی
" وقف جدید۔	" محمد شاہد صاحب
مشروط منظوری ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء تک	
کوڈیا تھور۔	
صدر۔	مکرم ایم اے محمد صاحب
ایڈیشنل صدر۔	" ایم سی محمد صاحب
سیکرٹری مال۔	" کے پی محمد صاحب
" تبلیغ۔	" ایم احمد کٹی ماسٹر صاحب
جنرل سیکرٹری۔	" پی محمد صاحب
سیکرٹری ضیافت۔	" پی کے کویا موتی صاحب
" جائیداد۔	" ایمبیچی علی صاحب
امام الصلوٰۃ۔	" مولوی اسی کے عبداللہ صاحب
آڈیٹر۔	" پی ایم عبدالصمد ماسٹر صاحب
سیکرٹری وقف جدید۔	" ای احمد صاحب
الپی	
صدر۔	مکرم ایم عبدالصمد صاحب
نائب صدر۔	" ایم اے قاسم صاحب
سیکرٹری مال۔	" اے ایم بشیر صاحب
" تبلیغ۔	" کے آر محمد شیراف صاحب
" امور عامہ۔	" ایم عبدالصمد صاحب
" تعلیم و تربیت۔	" پی ایم اے رزاق صاحب
" ضیافت۔	" ایچ ابراہیم کٹی صاحب
" رشتہ ناطہ۔	" کے سلیم صاحب
" وقف جدید	" کے جلال الدین صاحب
جے پور	
صدر۔	مکرم عبدالشکور فاروقی صاحب
نائب صدر۔	" انجم لطیف صاحب
سیکرٹری مال۔	" عبدالقدوس فاروقی صاحب
" تحریک جدید۔	" شمیم احمد فاروقی صاحب
(مشروط منظوری ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء تک)	
کاواشیری	

عہدہ	نام
صدر۔	مکرم ای شاہ احمد صاحب
نائب صدر۔	" کے ایم یوسف صاحب
سیکرٹری مال۔	" ایچ سلیمان صادق صاحب
" تبلیغ و تربیت۔	" پی اے سلیمان صاحب
کرونا گاپلی۔	
صدر۔	مکرم عبدالجلیل صاحب
نائب صدر۔	" وی احمد کٹی صاحب
سیکرٹری مال۔	" ایم بشیر الدین صاحب
جنرل سیکرٹری۔	" ایم عزیز الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔	" شمس الدین صاحب
" تعلیم و تربیت۔	" ڈاکٹر سلیم احمد صاحب
" رشتہ ناطہ۔	" عبدالسلام صاحب
" ضیافت۔	" ابراہیم کٹی صاحب
" جائیداد۔	" زین الدین صاحب
امین۔	" محی الدین کنجوسا صاحب
آڈیٹر۔	" عبدالوہاب صاحب
وڈمان	
صدر۔	مکرم سید محمد سہیل صاحب۔
(مشروط منظوری ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء تک)	
نائب صدر۔	مکرم سید علیم الدین صاحب
سیکرٹری مال۔	" " "
" امور عامہ۔	" بشیر احمد صاحب
" تبلیغ۔	" باشو میاں صاحب
" تحریک جدید وقف جدید۔	مکرم سید مبشر الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم۔	مکرم محمد عثمان صاحب
امام الصلوٰۃ۔	" طاہر احمد صاحب
موسنی نی مائینز	
صدر۔	مکرم منور احمد صاحب
جنرل سیکرٹری۔	" شرافت احمد صاحب
نائب صدر۔	" شیخ محمد صاحب
سیکرٹری مال۔	" شکیل احمد صاحب
" تحریک جدید۔	" غلام عظیم صاحب
" وقف جدید۔	" شیخ دار و عمر صاحب
" امور عامہ۔	" یعقوب خان صاحب
" تبلیغ۔	مکرم شیخ عبادت احمد صاحب (مشروط منظوری ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء تک)
سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم منصور خان صاحب
" ضیافت	" شیخ فیروز صاحب
" رشتہ ناطہ	" شیخ رزاق صاحب

عہدہ	نام
" قاضی	" عباد کی اللہ صاحب
آڈیٹر	مکرم سمشور خان صاحب ماسٹر
امین	" مرغود احمد صاحب
منارگھاٹ۔	
صدر۔	مکرم اے کنہی احمد صاحب
جنرل سیکرٹری۔	" ایم کے عبدالعزیز صاحب
سیکرٹری مال۔	" ایم کے عبدالکریم صاحب
" تبلیغ و تربیت۔	ایم کے عبدالرشید صاحب
" تعلیم۔	" وی ٹی محمد صاحب
" رشتہ ناطہ۔	" کے رشید صاحب
" ضیافت۔	" ایم کے عبدالحمید صاحب
عادل آباد	
صدر۔	مکرم ظہیر احمد خان صاحب
نائب صدر۔	" خاور شمی احمد صاحب
سیکرٹری مال۔	" کلیم احمد صاحب
" تحریک جدید	" لطیف احمد خان صاحب
وقف جدید	" " "
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	مکرم نعیم احمد صاحب
کرڈاپلی	
صدر۔	مکرم محمد صدیق صاحب (مشروط منظوری ۳۰ر جون ۹۰ تک)
نائب صدر۔	" بشیر وہاب صاحب (")
سیکرٹری تعلیم و تربیت	" یوسف علی صاحب (")
سیکرٹری امور عامہ، ایم و نصیر صاحب	(")
" مال	" انوار محمد صاحب (")
" ضیافت	" اسماعیل خان صاحب (")
سیکرٹری	" شمیم خان صاحب (")
رشتہ ناطہ	
سیکرٹری	" انور خان صاحب (")
تحریک جدید	
سیکرٹری	" بہادر خان صاحب (")
وقف جدید	
سیکرٹری	" شتاب امرحی صاحب (")
جائیداد	
امین	" محمد مولا بخش صاحب (")
آڈیٹر	" عبدالرحمٰن صاحب (")
قاضی	" محمد علی صاحب (")

بقیہ صفحہ ۱۱ مکرم سید تنویر احمد صاحب قائد اشاعت۔ مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب قائد خدمت خلق مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضلی قائد تحریک جدید۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل۔ قائد وقف جدید۔ مکرم رفیق احمد صاحب قائد صحت جسمانی۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب قائد تعلیم اعلیٰ طلباء۔

اعزازی ممبران: ۔ مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب گیرلہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب بھیونڈی۔ مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی بھیونڈی۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب بنگلور۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب سکندرآباد۔ مکرم سید جہانگیر علی صاحب حیدرآباد۔ مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ۔ مکرم محمد شفیق صاحب سہگل کلکتہ۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک پاری پورہ۔

جواب تعاقب

جناب خیر خواہ صاحب! آپ ہم کس طرح آپ کا خود ساختہ اسلام قبول کر سکتے ہیں جس کا انجام ہلاکت کے گڑھے میں گرنا ہے!؟؟؟

اور جب کہ آپ کے امیر شریعت صاحب خود ہی فرما چکے ہیں کہ:۔

"ہمارا سارا نظام کفر ہے۔ قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔"

جناب خیر خواہ صاحب! آپ کی خیر خواہی کا انجام تو وہی ہوگا جس کی طرف آپ کے جناب امیر شریعت صاحب نے واضح الفاظ میں اشارہ کر دیا ہے۔ نہ تو ہم اس نظام کفر کا ایک جزو بننا چاہتے ہیں اور نہ ابلیس کے دامن میں پناہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ تو خود ہی ڈوب چکے ہیں تو بقول شخصے ؎

ہم تو ڈوبے ہیں صنم، تم کو بھی لے ڈوبیں گے

کے مصداق ہلاکت کے اس بھنور میں کھینچنے کے لئے ہم ہرگز تیار نہیں ہیں۔

(۶) ہم نہایت واشگاف الفاظ میں آپ کی دعوت انداز کے جواب میں یہ واضح اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارا سارا نظام تو دینِ حق کی کلیتہً پیروی کے تابع ہے۔ ہم لوگ تو احیاسِ قبولیت حق، عمل و فدائیتِ حق، اظہار و اعلانِ حق، صبر و استقامت برائے حق کے مقدس جذبات سے فطری طور پر سرشار ہیں۔ اور انکار و ابطالِ حق، خود ی، خود پسندی اور خود روی، برخلافِ حق، بد عملی، دو گرداری اور انکار و اباء از فرمانِ حق جیسے بد خصائل سے جبلی طور پر بے زار اور عملی طور پر کوسوں دور جا چکے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پاکستان کے ایک جابر آمر کے غیر شرعی قادیانی آرڈیننس کے ذریعے کس قدر مظالم برداشت کر رہے ہیں اور ظلم و استبداد اور جبر و تشدد کے روزمرہ حربے جو ہم پر آئے دن آپ کی طرف سے اور قانون کے نام نہاد محافظین کی ملی بھگت سے آزمائے جا رہے ہیں انہیں کتنی ہمت اور صبر و تحمل سے ہم برداشت کر رہے ہیں۔ آپ نے تو دیکھ لیا ہے کہ اس سے ہمارے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی انشاء اللہ ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے مامور نے ہمیں ایمان و عرفان اور ایقان کا جو جام پلایا ہے وہ ہمارے لبوں سے نہ تو کوئی چھین سکا ہے اور نہ چھین سکے گا۔ کسی کہنے والے نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

اہلِ حق کو جبر سے تم چپ کرا سکتے نہیں ٭ کتنے ہی فرعون اٹھے غرقِ دریا ہو گئے

ذیل میں وہ شرائط بیعت درج کئے جا رہے ہیں جن کی پابندی ہم نے رضا و رغبت، بلا جبر و اکراہ اپنی فلاح و نجات کے لئے بطیبِ خاطر قبول کر لی ہے اور ان پر عمل پیرا ہیں۔ سوچ کر بتائیں کہ ان میں کون سی بات خلافِ احکامِ دینِ حق ہے؟ نشان دہی فرمائیں شکریہ!

جناب والا! یہ وہ شرائط ہیں جو سلسلہ احمدیہ کی عمارت کی مستحکم و مضبوط بنیاد ہیں۔ ان شرائط کو ایک دفعہ قبول کر کے ان سے منحرف ہونے والا تو کہیں کا نہیں رہتا۔ بقول شخصے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم ٭ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

دس شرائطِ بیعت

فرمودہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء بمقام لدھیانہ

(اوّل) بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

(دوم) یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

(سوم) یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

(چہارم) یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

(پنجم) یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

(ششم) یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(ہفتم) یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

(ہشتم) یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

(نہم) یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

(دہم) یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرارِ طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ان شرائط بیعت پر عمل کرنے کے نتیجے میں افرادِ جماعت احمدیہ کے دلوں میں جہاں ایمان و ایقان کی شمع روشن ہوئی وہاں ان کی عملی زندگی میں بھی ایک انقلاب آگیا اور وہ دنیا کی دوسری جماعتوں کے لئے بطورِ نمونہ پیش کئے جانے لگے۔ چنانچہ آپ کی مجلس احرار کے قائد اور مفکر جناب چوہدری افضل حق صاحب کو بھی یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:۔

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا..... مرزا غلام احمد..... اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(گفتہ از بداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" مصنفہ چوہدری افضل حق صاحب صفحہ ۲۶)

مفکرِ پاکستان جناب علامہ اقبال صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت واضح الفاظ میں فرمایا:۔

"پنجاب میں اسلام کی سچی سیرت کا شیعہ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

("ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر" ترجمہ انگریزی تقریر علامہ اقبال مترجمہ مولانا ظفر علی صاحب ایڈیٹر اخبار "زمیندار")

اسی طرح مشہور ادیب و نقاد جناب علامہ نیاز فتح پوری صاحب اپنی تحقیق و بناء پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کے متعلق اپنے مضمون "نگار" میں رقمطراز ہیں:۔

"آپ کے دعاوی میں اہم ترین دعویٰ ہی ہے کہ وہ مقام

کے صحابہؓ نبوی تھے۔ لہذا سبھی معہود تھے۔ لیکن ان سب کا مفہوم ایک ہی تھا۔ یعنی یہ کہ وہ احیائے دین کے لئے مامور ہوئے تھے۔ اور اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاقِ اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبیؐ کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔" (لنگر ۱۵ نومبر ۱۹۵۹ء صفحہ ۳)

(۷) آپ نے اپنے اس اشتہار میں افرادِ جماعتِ احمدیہ سے جو "گذارش" کی ہے کہ :-

"مرزا طاہر سے درخواست کریں کہ وہ لندن سے ربوہ واپس آکر آپ کا سہارا بنے اور خود کو مسلمان اور مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ اور امام وقت کہے اور دنیا میں ہر جگہ احمدی حکومت قائم کرنے کی کوشش اپنے مرکز ربوہ سے کرے۔"

آپ کے ان سب مطالبات کا ایک جواب تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام نے اپنے تئیں کبھی بھی مسلمانوں کا امام یا خلیفہ یا چوتھا خلیفہ نہیں کہا وہ تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے چوتھے خلیفہ اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے مقدس امام ہیں۔ اور آپ دنیا میں ہر جگہ احمدیت (دینِ حق) کی روحانی حکومت قائم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جب فرمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ:

مجھ کو کچھ ملکوں سے مطلب ہے نہ کچھ جنگوں سے کام
کام میرا فتح کرنا ہے دلوں کا نے دیار

اور اسی مقصد کی خاطر ساری دنیا کو پیغامِ حق پہنچانے کے لئے آپ نے بامرِ مجبوری اپنے مرکز ربوہ پاکستان سے لندن تشریف لے جاکر فی الحال ایک نیا مرکز اسلام آباد کے نام سے قائم کر لیا ہے اور امام جہاں بھی رہے گا وہی اس کا مرکز ہوگا۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مرکز ربوہ سے ہی اپنے فرائض امامت ادا کرے اور جب موجودہ نامساعد حالات ختم ہو جائیں گے پھر واپس اپنے مرکز میں آنے سے انہیں کون روک سکتا ہے اس کے لئے انہیں کسی قسم کی درخواست کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہوگی۔

تفصیلی جواب حسب ذیل ہے :-

ہمیں اپنے امام سے ربوہ واپس آنے کی درخواست کی قطعاً ضرورت نہیں کیونکہ ان کے منصب کا تعلق بحیثیت امام مصلحتِ وقت اور تقاضائے حالات کے مدِ نظر ان کی اپنی صوابدید پر موقوف ہے اور اس مقولہ کے ماتحت کہ "فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ" ایک دانا شخص کا عمل کسی حکمت کی بناء پر ہوتا ہے۔ ان کے یہاں سے لندن چلے جانے میں بھی کئی حکمتیں تھیں۔ ان میں سے سب سے بڑی حکمت کسی ایسے ملک میں رہ کر جہاں مذہبی آزادی حاصل ہو خدا کی طرف سے عائد کردہ اپنی ذمہ داری کو پوری آزادی سے ادا کرنی تھی۔ سو انہیں وہاں وہ آزادی خدا کے فضل سے کامل طور پر میسر ہے جو یہاں قطعاً میسر نہ تھی۔ بلاشبہ یہاں سے چلے جانے نے جماعتی ترقی کے لئے مہمیز کا کام کر دیا ہے۔ حضرت امام ایدہ اللہ کا تازہ خطاب جو انہوں نے جلسہ سالانہ لندن منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء کو فرمایا اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ وہاں جاکر جماعت کو بہت زیادہ ترقی ملی ہے آپ نے

"جماعتوں کے قیام میں اضافے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۸۴ء میں جماعت کے خلاف ایک گہری سازش کے نتیجہ میں میرا باہر آنا ایک مجبوری تھی۔ لیکن اس میں خدا تعالیٰ کو یہ مقصود تھا کہ پاکستان اور دیگر مؤثر طاقتوں کو یہ بتا دے کہ تم جتنا چاہو زور لگاؤ جماعت احمدیہ کی ترقی کی راہیں روکنے کی بجائے تمہاری ہر قدم تمہاری تدبیر کو الٹا دے گا اور ہر وہ نتیجہ نکلے گا جو تمہارے دل کو اور زیادہ جہنم کی آگ میں مبتلا کر دے گا..... خدا نے ایسے ایسے فضل فرمائے ہیں کہ مجھے ان کا وہم بھی نہ تھا۔ صرف ایک ملک میں جماعتوں کی تعداد سولہ سے بڑھ کر ایک سو ساٹھ ہو گئی ہے۔ جب کہ ایک دوسرے ملک میں چھ سے بڑھ کر چھیاسٹھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور گذشتہ چار سالوں کے عرصہ میں ساری دنیا کی جماعتوں میں تیرہ سو آٹھ کا اضافہ ہو چکا ہے۔ جو کہ ان سے پہلے سال کی نسبت چھیالیس گنا زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا پاکستان میں بیوت الذکر پر حملے کا مسابقت کی روح سے جواب دینے کا جب ہم نے پروگرام بنایا تو اللہ کے فضل سے جماعت نے عظیم الشان خدمت کی توفیق پائی۔ چنانچہ میرے لندن آنے پر دنیا بھر میں ہمارے بیوت الذکر کی تعداد بتیس سو تھی جب کہ ان چار سالوں میں جماعت کو چھ سو ساٹھ نئے بیوت الذکر بنانے کی توفیق ملی اور دو سو ایک بنے بنائے بیوت الذکر ان کے علاوہ جماعت کو ملے ہیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء صفحہ ۳)

ہمارا سہارا آکر بننے کا آپ کا سوال بالکل بے جا اور غلط ہے ہمارا سہارا اور کامل بھروسہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے جو واحد لاشریک اور تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ درحقیقت ہمارا امام تو اس کی ہمہ گیر بادشاہت کا روحانی نائب ہے۔ البتہ ہمیں اپنے امام کی دانشمندانہ قیادت اور پُرحکمت سیادت کی وجہ سے آپ کے پُرتاثیر خطابوں، مستجاب دعاؤں اور مصائب کے ان طوفانوں میں ہر آن ان کی رہبری اور نصائح یقیناً ہمارا سہارا اور ڈھارس ہیں جو ہمیں ان کی طرف سے حاصل ہیں۔ اس لئے ہم تو ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسے وہ ہم سے جدا نہیں اور ہم ان سے جدا نہیں۔ سمجھا آپ نے۔!

ہاں البتہ پاکستان میں آپ کو موجودہ حکومت اور اس کی انتظامیہ کا سہارا ملا ہوا ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو آپ کی یہ تمام تر شوخی اور شرارت ایک ایسی دیوار کی مانند ہے جس کی بنیاد ریت پر ہے جو ایک ہی جھٹکے سے نیست و نابود ہو سکتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ اس کی درگاہ میں دیر تو ہے، اندھیر ہرگز نہیں۔

(۸)

معاندینِ احمدیت کے مظالم کے مقابلے میں جماعت احمدیہ کے طرزِ عمل کے بارے میں

حضرت امام جماعت احمدیہ کا حتمی اور قطعی فیصلہ کن ارشاد

اپنے اس خطاب کو ختم کرنے سے قبل حضور نے پاکستان کے ملاؤں کی اس عرصہ میں کی ہوئی "خدمت اسلام" کی چند جھلکیاں بھی پیش کیں جن کی رو سے گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں احمدیوں پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے نتیجہ میں ایک سو اکاون (۱۵۱) مقدمات قائم کئے گئے۔

★ - کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر پانچ سو ننانوے (۵۹۹) مقدمات۔
★ - بیوت الذکر پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں تین صد چونسٹھ مقدمات۔
★ - اذان دینے اور نماز پڑھنے کے جرم میں ایک سو اٹھہتر مقدمات۔
★ - تقسیم لٹریچر کے جرم میں دو صد چھبیس (۲۲۶) مقدمات۔
★ - مباہلے پر لٹریچر تقسیم کرنے کے جرم میں ایک سو ستر مقدمات۔
★ - دیگر شعائرِ اسلام مثلاً السلام علیکم کہنے کے نتیجہ میں اڑتالیس مقدمات قائم کئے گئے۔
★ - ایک سو اٹھارہ بیوت الذکر سے کلمہ مٹایا گیا۔
★ - انیس بیوت الذکر سربمہر کر دی گئیں۔
★ - نو بیوت الذکر گرائی گئیں۔
★ - اٹھارہ بیوت الذکر کو آگ لگا دی گئی اور بڑے فخر کے ساتھ اس "خدمتِ اسلام" کی خبریں اخباروں میں شائع بھی کروائی گئیں۔
★ - پچیس احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان سے مار دیا گیا۔
★ - انیس احمدیوں کی قبریں اکھیڑ دی گئیں اور ان کی لاشوں کو باہر پھینک دیا گیا۔

اس تمام "خدمتِ اسلام" کی توفیق آج پاکستان میں مخالفین احمدیت کو نصیب ہو رہی ہے۔ آج احمدی کو سچائی کے اظہار اور اکثریت سے اتفاق

نہ کرنے کے جرم میں سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اور پریسی کیوشن کی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن دنیا اس کا نوٹس نہیں لے رہی۔

حضور نے فرمایا آپ ایک احمدی کو جس طرح چاہیں مظالم کا نشانہ بنائیں اور اس کو ظلم کی چکی میں پیس ڈالیں۔ اس کی بوٹی بوٹی ہو جائے لیکن وہ کلمۂ توحید کا ہرگز انکار نہیں کرے گا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے اپنا دامن نہیں چھڑائے گا۔ اس کا سر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں میں پڑا رہے گا اور کبھی جدا نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ تم اسے تن سے جدا کر دو۔ اس کے بغیر احمدی کا سر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قدموں سے الگ نہیں ہو سکتا۔ (خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ بر موقع جلسہ سالانہ احمدیہ یو۔کے مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء صـ۵)

جماعت احمدیہ کا ہر فرد بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت سب اپنے پیارے امام کے ارشادات کی تعمیل بدل و جان کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتا چلا جائے گا۔ وہ کبھی کسی طمع یا خوف یا کسی قسم کے جبر و تشدد کو ہرگز خاطر میں نہیں لائے گا۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے مظہر قدرت ثانیہ حضرت مصلح موعود نے بھی یہی تلقین فرمائی ہے کہ:۔ ؎

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت کبھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

(۹) ایک طرف تو ملک صاحب کا فرمان یہ ہے کہ "مرزا طاہر سے درخواست کریں کہ وہ ربوہ واپس آ کر آپ کا سہارا بنے" اور دوسری طرف آپ کے نمائندے پروفیسر ساجد میر اہلِ حدیث نے یہ اعلان کر رکھا ہے جو روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء پر جلی عنوان سے چھپا ہے۔

"مرزا طاہر کی وطن واپسی پر بھرپور احتجاجی تحریک چلائی جائے گی"

"سیالکوٹ۔ ۹ اپریل (نامہ نگار) مرزا طاہر احمد قادیانی نے اگر پاک سرزمین پر قدم رکھا تو قادیانیوں کے خلاف آخری اور بھرپور تحریک چلائی جائے گی۔ یہ بات جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل اور ممتاز سکالر پروفیسر علامہ ساجد میر نے اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن سے ایک ملاقات میں کہی۔ انہوں نے کہا..... کوئی بھی حکومت اگر قادیانیت کی پشت پناہی کرے گی تو اُسے رسوا ہونا پڑے گا۔ اس لئے مرزا طاہر کی وطن واپسی پر ختم نبوت کے پروانے بھرپور احتجاج کریں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ قادیانیوں کی مکمل سرکوبی کی جائے۔"

بھلے مانسو! آپس میں مشورہ کر کے اتمامِ حجت کے خلاف بیان بازی کیا کرو۔ ایسا نہ سمجھا جائے کہ یہ "بھان متی کا کنبہ" ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔

پُر معارف کلام عارفِ ربّانی مامورِ یزدانی

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

(۱۰)

احرار اسلام

جرم کی ذلیل شناخت مجلس تحفظ ختم نبوت کے اور اس کی تنظیم "بوتھ فورس" ہے کا

اصل مقصد بزبانِ مخلوقِ خدا!

اس سے قبل آپ نے کئی بار جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کئی قسم کے پینترے بدلے اور چندہ جمع کرنے کی تحریکات سے اپنی خوب مطلب برآری کی۔ دور کیوں جائیں۔ اپنے مبلغ مولوی اسلم قریشی کی "گمشدگی" کا کیا عجیب ڈرامہ کھڑا کیا جس میں آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ پر جھوٹ اور افتراء کا ایک طومار باندھا۔ کہ انہوں نے اسلم قریشی کو اغواء کر کے اُسے ختم کیا ہے یا چھپایا ہوا ہے۔ مزید برآں یہ کہ آپ نے اپنے ایک ٹریکٹ میں اپنی جھوٹی الزام تراشی کی مہم کو آگے بڑھاتے ہوئے یہاں تک مطالبہ کر ڈالا ہے کہ:۔

"اندریں حالات ہمارا جناب غلام اسحٰق خان صاحب صدر پاکستان و جنرل مرزا اسلم بیگ صاحب چیف آف دی آرمی سٹاف سے زبردست پُرزور مطالبہ ہے کہ مرزا طاہر مرتد بہاولپور اور خیرپور ٹامیوالی کے فوجی و پولیس آفیسران خاص طور پر چوہدری نثار احمد چیمہ آئی جی پولیس پنجاب جو مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت کا مجرم بھی ہے کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ایک لائن میں کھڑا کر کے توپ سے اُڑا دیا جائے تاکہ پاکستان اور دس کروڑ مسلمانانِ پاکستان بچ جائیں۔"

(اشتہار مورخہ ۹/۸۸ ۲۰ جس کا عنوان جلی قلم سے ان الفاظ میں درج ہے۔

"صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق، مسلمان فوجی جرنیلوں اور امریکی سفیر کا قاتل مرزا طاہر احمد مرتد مفرور لندن ہے۔"

اس اشتہار کے نیچے آپ کا عہدہ اس طرح لکھا ہے:۔

"امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ڈار پلازہ سیالکوٹ، سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان")

حضرت امام جماعت احمدیہ پر آپ کے اس بہتان عظیم کا بھانڈا چوراہے میں اس وقت پھوٹا جب اسلم قریشی ساڑھے پانچ سال تک روپوش رہنے کے بعد اچانک نمودار ہو گیا اور اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کرتے ہوئے یہ کہانی سنائی کہ اقتصادی بدحالی سے تنگ آ کر وہ گھر سے نکلی کھڑا ہوا تھا۔ مختلف علاقوں اور شہروں سے ہوتا ہوا ایران جا پہنچا۔ جہاں ایرانی فوج میں ملازمت اختیار کر کے عراق کے خلاف لڑتا رہا۔ تاہم اس نے اپنے ملک میں واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ یہاں پہنچنے پر اُس نے پنجاب پولیس کے انسپکٹر جنرل جناب ارشاد احمد صاحب چیمہ کے ہمراہ اخبار نویسیوں سے بات چیت کرتے ہوئے قوم سے معافی مانگی یہ ساری کارروائی ٹیلیویژن پر دکھائی گئی جسے لاکھوں آدمیوں نے بچشم خود دیکھا اور سنا۔ اس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعوتِ مباہلہ کے نتیجہ میں تاریخ دعوت ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے ٹھیک ایک ماہ بعد مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء کو اسلم قریشی کے اچانک نمودار ہونے سے اس ڈرامے کا ڈراپ سین ہو گیا۔ اس پر "تحریک اصلاح معاشرہ" راولپنڈی کے کنوینر اور سماجی کارکن جناب منور احمد صاحب قریشی نے اپنا ایک اخباری بیان جاری کیا جو روزنامہ اخبار "جنگ" راولپنڈی ۱۲/۸۸ میں مندرجہ ذیل عنوان سے شائع ہوا۔

"اسلام کے نام پر فریب دینے والوں کے خلاف فوری تحقیقات کرائی جائے"

انہوں نے اپنے بیان میں "مولانا اسلم قریشی کی خیریت سے گھر واپسی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ساڑھے پانچ سال تک اس ملک میں خدا اور اس کے رسول کے نام پر جو ڈرامہ رچایا گیا تھا وہ آخر اپنے انجام کو پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ ایسے لوگ جو خود کو اسلام کا ٹھیکیدار اور عاشقِ رسولؐ کہتے تھکتے نہیں اسلام کے نام پر ہی مکر و فریب اور جھوٹ سے کام لیتے رہے۔ خدا تعالیٰ جو سب کے دلوں کا حال جانتا ہے اس نے مولانا اسلم قریشی کو بخیریت گھر لا کر اپنے پیارے رسول آنحضرتؐ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ارشادات کو پورا کر دکھایا کہ آخری زمانے

کے علماء زمین کے اوپر شر پھیلائیں گے۔" منور احمد قریشی نے کہا کہ "ان تمام پُراسرار واقعات میں ہمارے علماء کا بہت بڑا ہاتھ ہے جنہوں نے اسلم قریشی کے نام پر عوام سے لاکھوں روپیہ چندہ اکٹھا کیا انہوں نے کہا کہ اگر حکومت سچے دل سے اس سارے ڈرامے کی تہ تک پہنچنا چاہتی ہے تو فوری طور پر مولانا منظور چنیوٹی اور مولانا محمد خاں صدر ختم نبوت کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کرے اور تمام حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔

اسی طرح روزنامہ "جیدر" راولپنڈی ۱۵ جولائی ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں "امام اعظم کونسل کا مطالبہ" مندرجہ ذیل جلی عنوان سے شائع ہوا کہ:۔

اسلم قریشی کی ڈرامائی گمشدگی اور برآمدگی سوچی سمجھی سازش ہے

اس ڈرامے میں ملوث تمام افراد کو گرفتار کر کے بے نقاب کیا جائے

راولپنڈی۔ (پ۔ر) جامع محمد غوثیہ انوار القرآن میں "امام اعظم کونسل" جماعت اہل سنت کا ایک مشترکہ اجلاس زیر صدارت قاضی عبدالخبیر عباسی نائب صدر امام اعظم کونسل منعقد ہوا جس میں محمد اسلم قریشی کی ڈرامائی گمشدگی اور برآمدگی پر غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر امام اعظم کونسل سید ضیاء الحق شاہ سلطان پوری نے کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی اور برآمدگی ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس ڈرامہ میں ملوث تمام افراد کو گرفتار کر کے بے نقاب کیا جائے اور کڑی سزا دی جائے تاکہ مذہب کے نام پر آئندہ کسی کو ایسا ڈرامہ رچانے کی جرأت نہ ہو اور اس ڈرامہ کے دوران جتنی بھی قومی اور نجی املاک تباہ ہوئیں ان لوگوں سے وصول کی جائیں۔ اور جو کروڑوں روپے چندہ محمد اسلم قریشی کے نام پر اندرون ملک اور بیرون ملک سے بٹورا گیا ہے۔ اسے قومی خزانہ میں جمع کیا جائے۔ اس ڈرامہ کے پیچھے جتنے ہاتھ کارفرما ہیں انہیں بے نقاب کیا جائے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پیرزادہ نثار المصطفیٰ ..... نے اسلم قریشی کے اخباری بیان پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کی موجودگی میں ملک کے اندر اس کی گمشدگی کی تقاریر ہوتی رہیں لیکن وہ خاموش رہے اس کی پُراسرار خاموشی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تحریک ختم نبوت کے نام پر علمائے دیوبند نے ایک ڈھونگ رچایا ہے۔

اجلاس نے مطالبہ کیا کہ تحریک ختم نبوت کے جملہ عہدیداروں خصوصاً مولانا خان محمد[1]، منظور چنیوٹی[2]، عبدالمجید ندیم[3]، ضیاء الرحمٰن فاروقی[4]، ضیاء القاسمی[5]، عبدالحی عابد[6]، مولانا عبداللہ[7]، مولانا عبدالستار تونسوی[8] کو گرفتار کر کے جسمانی ریمانڈ لیا جائے اور ہائی کورٹ کے جج سے تحقیق کرائی جائے اور سارے حالات قوم کے سامنے لائے جائیں۔

اجلاس نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ علمائے دیوبند کے فتوے کے مطابق جو لوگ پاکستان میں کافر ہیں وہی ایران میں مسلمان کیسے ہو گئے کہ جن کے ساتھ مل کر عراقی مسلمانوں کے ساتھ لڑتے رہے۔

اجلاس میں مولانا[1] سید ذاکر حسین شاہ، مولانا محمد رفیق[2] ملتانی، مولانا حافظ محمد[3] یوسف چشتی، مولانا شیر عالم مجددی[4]، مولانا شیر محمد قادری[5]، مولانا سید فیض رسول[6]، مولانا قاضی عبداللطیف[7] قادری، مولانا حافظ فضل حسین[8] چشتی، مولانا فضل قادر[9]، مولانا محمد طفیل[10]، مولانا سیف النبی[11]، مولانا عبدالظاہر رضوی[12]، مولانا غلام سرور[13] ہزاروی، مولانا عبدالرشید قریشی[14]، علامہ محمد یعقوب[15] ہزاروی، علامہ قاری نذیر احمد[16]، مولانا غلام مصطفیٰ[17] صدیقی، مولانا خدا بخش[18] چشتی، مولانا قاضی نور الحق[19] اور دیگر کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ (روزنامہ "جیدر" ۱۵ ص ۱، ص ۸)

جناب "خیر خواہ" صاحب! ایسے کہتے ہیں[18A] "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے" آئینہ لکھنؤ!

تھا بھی جہنم غیر کے تم دیکھتے رہے ٭ مشکل تھا اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھنا

(۱۱) حزب اختلاف کے اخباری بیانات میں بعض واشگاف الفاظ میں آپ کے مبلغ ختم نبوت کی گمشدگی کے ڈرامہ کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے اور مولوی منظور چنیوٹی اور دیگر سرگردہ مولویوں کے نام لئے گئے ہیں کیا ان سے حکومت نے کوئی باز پرس بھی کی ہے! جب کہ پاکستان کے سرکردہ علماء کرام نے حکومت سے پُرزور مطالبہ بھی کیا تھا کہ:۔

"اس ڈرامہ میں ملوث تمام افراد کو گرفتار کر کے بے نقاب کیا جائے اور کڑی سزا دی جائے تاکہ مذہب کے نام پر آئندہ کسی کو ایسا ڈرامہ رچانے کی جرأت نہ ہو۔"

کاش اگر حکومت وقت "گر بہ کشتن روز اول" والے محاورے پر عمل کرتی تو آج آپ لوگوں کو اس جھوٹے پروپیگنڈے کی طشت از بام ہونے کے بعد منہ چھپانے کی جرأت ہی نہ ہوتی اور کذب و افتراء کے اس ڈرامے کی وجہ سے جو کروڑوں روپیہ آپ ہضم کر چکے ہیں وہ اگلوا کر حکومت کے خزانے میں داخل کیا جا چکا ہوتا۔ اور اس کردار کے لوگ تو علامہ یا مولانا کہلانے کی بجائے جعل ساز اور فراڈیئے نام پا کر جیل کی ہوا کھا رہے ہوتے اور اپنے ایسے گھناؤنے طرز عمل کے ہوتے ہوئے احمدیوں کو اپنے اس نام نہاد خود ساختہ "اسلام" کی دعوت دینے کی کبھی جرأت ہی نہ کرتے۔ اب تو حالت یہ ہے کہ ہر نئے دن جھوٹے الزامات تراش تراش کر ہر جگہ احمدی افراد کے گھروں تک کو مسمار کر رہے ہیں، لوٹ رہے ہیں اور قتل و غارت گری بطور پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اب ہم دنیا کو یہ بتانے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کے جس قبیلہ مولوی کبھی جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور افراد جماعت پر جو جو الزامات اور بہتانات گھڑ گھڑ کر لگاتے رہتے ہیں وہ سراسر کذب و افتراء کا مجموعہ ہوتے ہیں اندھا دھند جلب زر کا ذریعہ۔ اسی لئے عالمگیر جماعت احمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ناظر اعلیٰ و امیر حضرت صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو اخبار "الفضل" میں یہ اعلان شائع کرنا پڑا کہ

"مولویوں کی کذب بیانی کی تردید"

ربوہ:۔ جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر عامہ نے دو مولویوں مولوی اللہ وسایا اور مولوی نذیر احمد بلوچ کے اس اخباری بیان کی سختی سے تردید کی ہے جس میں ان مولوی صاحبان نے جماعت احمدیہ پر الزام لگایا ہے کہ جماعت محرم کے دنوں میں فسادات کروانے کی سازش کر رہی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہ مولوی صاحبان جھوٹ بولنے کے عادی ہیں اور اس سے پہلے بھی یہ ٹولہ اسلم قریشی کا نام لے کر پانچ سال تک جھوٹ بولتا رہا ہے اور اب بھی ان کے دامن میں سوائے گمراہ کن جھوٹے الزامات کے اور کچھ نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کے اس کردار کو سراہا جاتا ہے اور محبت و امن پسندی اس جماعت کی عالمی نشانیاں ہیں۔ مذہب کے نام پر فساد آرائی کو جماعت احمدیہ انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور افسوس تو یہ ہے کہ علماء دین کہلانے والوں کا دن رات کا شغل سوائے فساد اور جھوٹ کے اور کچھ نہیں۔"

(روزنامہ "الفضل" ربوہ مورخہ یکم اگست ۱۹۸۹ء ص ۸)

ذرا غور تو فرمائیے کہ آپ کی تحفظ ختم نبوت کی آڑ میں ان غیر اسلامی حرکات نے انسانیت کا جنازہ ہی نکال دیا ہے اور اخلاق حسنہ کی نہ صرف صورت بگاڑی ہے بلکہ اسلام ہی کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔ پھر کیا اسی "اسلام" کی آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں جو آپ کے کردار سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب آف بریلی

درخواست دعا:۔ بڑا اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے لئے اپنے اہل و عیال اور لندن میں مقیم اپنے بھتیجوں کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

قسط نمبر ۱۴

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک ایمان افروز تاثرات

احباب کرام خصوصی دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھ روک دے اور پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی جانوں اور اموال کی معجزانہ حفاظت فرمائے۔ آمین (ایڈیٹر)

مکرم سید محمد صاحب، دہ سیاہ جٹاں ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) سے اپنے خط محررہ ۸۹-۹-۱۴ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"چند غیر از جماعت شر لیند عناصر نے سخت پریشان کر رکھا ہے۔ کئی مقدمات میں الجھایا ہوا ہے۔ قتل کی دھمکیاں بھی دے رہے ہیں کہ حکومت ہمارے ساتھ ہے، ہم زمین چھین لیں گے۔ مکان جلا دیں گے اور کئی بار حملہ بھی کر چکے ہیں اور متعدد بار فریقین میں سے زخمی بھی ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ہماری زمین پر آکر جھگڑا کرتے ہیں اور زمین چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔ انتظامیہ خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ دیگر محکمے بھی ہم پر ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں رہا ہے۔ ہم غریب ہیں جب کہ فریق مخالف دولت مند ہے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں سکول پڑھتی ہیں۔ ہمیں ہر وقت اپنی عزت و جان اور مال کا خطرہ رہتا ہے۔ مسلسل تین سال سے ہمارا بہت سا مالی نقصان ہو چکا ہے۔"

اقتباس از خط مکرم سید محمد صاحب
دہ سیاہ جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

مکرم خالدہ پروین گھمن صاحبہ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا سے اپنے گاؤں میں احمدیت دشمنی پر مبنی حالات بیان کرتے ہوئے اپنے خط محررہ ۸۹-۸-۲۱ میں لکھتی ہیں کہ:۔

"کل پھر غیر احمدیوں نے چک ۹۹ اور ۹۸ میں ہنگامہ بلکہ فساد کیا ہے۔ ۹۹ کا تو مجھے پورا علم نہیں سوائے اس کے کہ تین احمدیوں کو پیٹا گیا ہے۔ ہمارے گاؤں میں تین خدام اور ایک انصار کو زخمی کیا گیا پھر اندھا دھند فائرنگ کی اور سپیکر پر نہایت خوفناک اعلان کئے ..... نیز ہمارے اس سکول میں ہماری ۱۰-۱۱ احمدی ٹیچرز ہیں بمعہ میری بہن کے۔ [illegible] کر دیا ہے۔ بہت پریشان کن حالات ہیں۔ نہ رات نیند آتی ہے اور نہ دن کو سکون ملتا ہے۔ ساتھ والے گاؤں میں P.T.C کھلی تھی وہاں پر ۱۱ احمدی لڑکیوں نے داخلہ لیا تھا جو کہ کینسل کر دیا گیا ہے کہ اقلیت کی سیٹ لو۔"

اقتباس از خط مکرمہ خالدہ پروین گھمن صاحبہ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا مورخہ ۸۹-۸-۲۱

مکرم محمد اورنگ زیب صاحب قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"خاکسار بی۔ کام کا طالب علم ہے سیلیکٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا ہوا ہے ہوسٹل میں رہائش ہے۔ یونیورسٹی میں اسلامی جمعیت طلباء والوں کا اثر و رسوخ ہے۔ ہمارے ہوسٹل میں اسلامی جمعیت طلباء والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ خاکسار احمدی ہے۔ انہوں نے مجھے اپنے کمرہ میں بلا کر بے حد تشدد سے حملہ کیا اور ظالمانہ رویہ اختیار کرنا چاہا لیکن خاکسار ان کے تشدد سے بالکل بچ گیا۔ تھوڑی سی میرے ساتھ زیادتی ہو لیکن اس بات پر مجھے اتنا رونا آیا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ڈیڑھ گھنٹہ روتا رہا۔ میرا قصور سوائے احمدی ہونے کے کچھ نہیں ہے۔ خاکسار یہی باتیں والدین کو بھی بتاتا اس لئے کہ وہ ڈر سے مجھے پڑھائی سے ہٹا لیں گے۔"

(خط محررہ ۸۹-۸-۳۱)

مکرم مشہود احمد خالصا صاحب اپنے خط محررہ ۸۹-۹-۴ میں رقمطراز ہیں:۔

"خاکسار گھر سے چالیس کلومیٹر دور ہائی سکول میں ٹیچر ہے۔ دوسرے اساتذہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ مسلمان ہونے کو کہتے ہیں لیکن خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے خون کے آخری قطرہ تک اپنے ایمان پر قائم رہے گا۔"

اقتباس از خط مکرم مشہود احمد خالصا صاحب
چک عیلہ ۱۱۷ ضلع ساہیوال

مکرم وحید احمد صاحب سعیدہ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اپنے ایک خط میں رقمطراز ہیں:۔

"میرے والد محترم محمد سعید صاحب زرگر پہلے کلمہ طیبہ کے جرم میں مقدمہ میں ملوث کئے گئے۔ پھر جنرل ضیاء کے مرنے کے بعد کے دنوں میں گرفتار کر کے تقریباً ۱۸ دن جیل میں رکھے گئے۔ بعد میں ان کی رہائی ہو گئی۔ ابھی پھر بار بار ان کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ دوسرا محترم مربی صاحب جناب نعیم احمد طاہر کی بھی ضمانت قبل از گرفتاری کرائی گئی ہے۔ ان کو بھی کافی مشکلات ہیں۔"

اقتباس از خط مکرم وحید احمد صاحب
سعید پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

چک نمبر ۹۹ شمالی (ضلع سرگودھا) کے ایک طالب علم مکرم فرید احمد صاحب بٹ جو کہ گورنمنٹ کالج سرگودھا میں B.Sc فائنل ایئر کے سٹوڈنٹ ہیں اپنے خط محررہ ۸۹-۸-۲۱ میں اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"آج کل ۹۸ شمالی اور ۹۹ شمالی میں جماعت کے حالات خراب ہیں..... خاکسار مورخہ ۸۹-۸-۲۰ کو سرگودھا شہر سے ٹیوشن پڑھ کر واپس اپنے گاؤں آ رہا تھا کہ بس ۹۸ شمالی کے سٹاپ پر رکا تو میرے چچا زاد جو غیر احمدی ہیں نے مجھے بتایا کہ ۹۸ شمالی میں دونوں طرف سے فائرنگ ہوئی ہے اور اس کے علاوہ ڈنڈوں کے ذریعہ سے دو احمدی شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ بہرحال تم بس میں اب سفر نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کہیں ختم نبوت کے غنڈے تمہیں ماریں۔ اس لئے تم میرے ساتھ سائیکل پر بیٹھ جاؤ۔ میں اس کے ساتھ سوار ہو گیا۔ جب ہم ۹۹ شمالی کے بس اسٹاپ پر پہنچے تو ہم ..... ختم نبوت کے غنڈوں [illegible] اکیلے احمدی کی تلاش میں تھے تاکہ وہ کسی احمدی کو زدوکوب کر کے اپنی پیاس بجھا سکیں۔ یہ تمام ختم نبوت کے غنڈے چک ہی کے تھے۔ سب نے اکٹھا مرزائی کو پکڑو آج جانے نہ پائے اور اسے جان سے مار دو اور خوب گالی گلوچ کرنے لگے۔ ختم نبوت کے ایک غنڈے نے آگے بڑھ کر بارہ بور بندوق کا بٹ میرے کندھے پر مارا جو میں نے ہاتھ سے بلاک کیا جب کہ میں سائیکل پر سوار تھا۔ میرے چچا زاد بھائی نے مجھے مشورہ دیا کہ تم جلدی جلدی بھاگ جاؤ۔ میں اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگ پڑا۔ میرے پیچھے تین چار غنڈے مجھے پکڑنے کے لئے بھاگے۔ ان میں سے ایک نے اونچی آواز سے کہا کہ اسے فائر کر دو اور کام ختم کرو۔ فائر تو نہیں ہوا۔ البتہ وہ مجھے پکڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ ان میں سے ایک مجھ تک پہنچا اور اس نے مجھے ایک تھپڑ مارا جو میں نے دائیں ہاتھ سے بلاک کیا۔ پھر اس نے بھاگتے ہوئے پیچھے سے میری قمیض پکڑ لی۔ میرے ہاتھ میں کتابیں تھیں وہ وہیں گر گئیں۔ اور قمیض ساری پھٹ گئی اور میں بڑی مشکل سے جان بچا کر چک داخل ہوا اور گھر بخیریت پہنچا۔ حضور! خدا تعالیٰ نے مجھے شر سے بچانے کے لئے کوئی خاص انتظام کیا تھا کہ میں اسلحہ سے لیس ۴۰-۵۰ آدمیوں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔"

اقتباس از خط مکرم فرید احمد صاحب
چک نمبر ۹۹ شمالی۔ ضلع سرگودھا

مکرم منصور احمد صاحب مغربی جرمنی سے اپنے خط ۸۹-۴-۲۷ میں رقمطراز ہیں کہ

"مانسہرہ کے رہنما کرامت اللہ خان میرے خالو ہیں۔ ان کا خط آیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ختم نبوت والوں نے ہماری ایک دوکان بند کروا دی ہے۔ اب پہلے سے زیادہ مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ دوکان کے سامنے آکر گالیاں دیتے ہیں ..... پہلے ہی ان پر (یعنی خالو پر) دو تین مقدمے چل رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے سوچا تھا کہ پیپلز پارٹی آگئی ہے یہ کام ختم ہو جائے گا لیکن اب پہلے سے زیادہ مخالفت شروع ہو گئی ہے۔۔۔"

اقتباس از خط مکرم منصور احمد صاحب شمالی باغ مغربی جرمنی

پیارے مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل

نمائندہ تحریک جدید۔ جنوبی ہند

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ چندہ تحریک جدید عالمگیر تبلیغ اسلام کے لئے جاری جہادِ کبیر ہے۔ تحریک جدید کا چندہ تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کا کام ادب و احترام سے اسلام کی خدمت میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق موجودہ عالمگیر مخالفت کے دور میں چندہ تحریک جدید میں غیر معمولی اضافہ لازمی ہے۔

اضافہ وعدہ جات و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت بھرپور تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱½
عثمان آباد	½	۱	۹
یادگیر	۹	۲	۱۱
مدراس	۱۲	۵	۱۷
شیوا کاشی	۱۸	۱	۱۹
میناپالم	۱۹	۱	۲۰
ٹنکرن کوٹیل	۲۰	۱	۲۱
ٹوٹی کورین	۲۱	۱	۲۲
کوٹار۔ چوہان کرای	۲۲	۱	۲۳
میناپالم	۲۳	۱	۲۴
کروناگاپلی	۲۴	۳	۲۷
کومیلون	۲۷	۱	۲۸
پناتلور	۲۸	۱	۲۹
کروناگاپلی	۲۹	۱	۳۰
آپلی	۳۰	۱	۳۱

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
ارناکولم	۳½	۲	۲½
ایرائپورم	۴½	۱	۳
موانی پوڑہ	۳	۱	۴
کوچین	۴	۱	۵
چاوا کاڈ	۵	۱	۶
پلی پورم	۶	۱	۷
چیداکرا	۷	۱	۸
کاوالشیری پالگاٹ	۸	۱	۹
	۹	۱	۱۰
مورپاکٹی	۱۰	۱	۱۱
	۱۱	۱	۱۲
	۱۲	۲	۱۴
ڈی	۱۴	۱	۱۵
کالکوم	۱۵	۱	۱۶

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

خورشید کوآپریٹو مارکیٹ جیسمری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی

(فون ۶۲۹۴۴۳)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS

آٹوونگس

15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE NO
76350
74350

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش

عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سارس مارٹ۔ مالکوٹ۔ کٹک۔ (اڑیسہ)

الیس اللہ بکاف عبدہ

پیش کردہ:۔ بالٹے بولیسورز کلکتہ۔ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز:۔ ۵۲۰۶، ۵۱۲۷، ۴۰۰۰ - ۱۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کالیکٹ	۱۶	۶	۲۲	منانور	۳	۱	۴
کوڈیاتھور	۲۲	۲	۲۶	پینگاڈی	۴	۳	۷
کالیکٹ	۲۶	۱	۲۷	مورگرال	۷	۲	۹
کنانور۔ کڑلائی	۲۷	۲	۱ ۳/۱۰	مرکرہ	۹	۳	۱۲
ٹیلی چیری	۱ ۳/۱۰	۱	۲	بنگلور	۱۳	۳	۱۶
کوڈالی	۲	۱	۳	قادیان	۱۹ ۳/۹	-	-

خصوصی درخواست دعا

خاکسار کو اکتوبر ۱۹۸۶ء میں یرقان ہوگیا تھا۔ جس کے علاج کے لئے امرتسر ہسپتال میں داخل رہا۔ خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ مگر اس یرقان کی بیماری کی وجہ سے بعد میں کئی عوارض پیدا ہوئے۔ دونوں آنکھوں کا موتیا بند کا آپریشن ہوا۔ کمزوری قائم رہی۔ اب چند روز سے پیٹ میں پانی بھر گیا ہے علاج کے لئے گورونانک دیو ہسپتال امرتسر داخل ہوا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے ایک پرانے خادم کو جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار شریف احمد امینی قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD.

CALCUTTA - 700073.

PHONES { OFFICE. 275475 / RESI. 273903

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ارشاد نمبر ۲

اسلم تسلم

اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ رہے گا!

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

راچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES { OFFICE. 6348179 / RESI. 6239389 } BOMBAY - 400099.

اشفعوا توجروا

(سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا) (حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.

DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES,

FIRE WOOD,

MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,

ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے"۔ (سراج منیر صفحہ ۸۲)

طالبان دعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد نعمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔

بہبود آئندہ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم

بَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس، شاکسٹ جیون ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر تبسم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی مذمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE - 560002.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
گورنمنٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

اولڈ الیکٹرانکس
الائی سٹریٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمبائر ریڈیو ٹیلیویژن — اوشا پنکھے ریفریجریٹر کے سایہ اور سوئٹ

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)

SAIBA Traders,
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI &
PVC. CHAPPALS,
SHOE MARKET, HYDERABAD
PHONE NO. 522860. PIN. 500002.

"قمر آن شہر لیف پر مشتمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)
فون نمبر:- 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ بروڈکٹس
سپلائرز:- کرسٹل بون۔ بون میل۔ بون سینیوس اور ہارن ہونس وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲۱۶/۴/۲ مقصب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۰ (آندھرا پردیش)

"AUTOCENTRE" (تار کا پتہ)
28 - 5222
28 - 1652 (ٹیلیفون نمبر)
AUTOTRADERS, 16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

آٹو ٹریڈرز
۱۶، مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!"
(کشتی نوح)

NIR®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، بیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!